روزنامہ
آج کا انقلاب
معاون بانی: مرحوم سالاراحمد اعجاز
یقین محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں
آپکا اخبار سچائی کے ساتھ
ಆಜ್ ಕಾ ಇನ್‌ಖಿಲಾಬ್
Aaj Ka Inqalab
Postal Register No:- KA/SK/SMG/1276/2025-2027

A Unique Regional Urdu Paper Publishing From SHIMOGA, Chitradurga, Chikmagalore, Davangere, Haveri, Karwar, Bangalore.

Editor: Mudasir Ahmed | صفحات:- 6 | ۱۱/رمضان المبارک۔ ۱۴۴۷ھ | اتوار یکم مارچ ۲۰۲۶ | ماہانہ 100 روپے .Rs.4.00, | Shimoga | Vol:- 12/ Issue:-222 | Sunday 01st March 2026

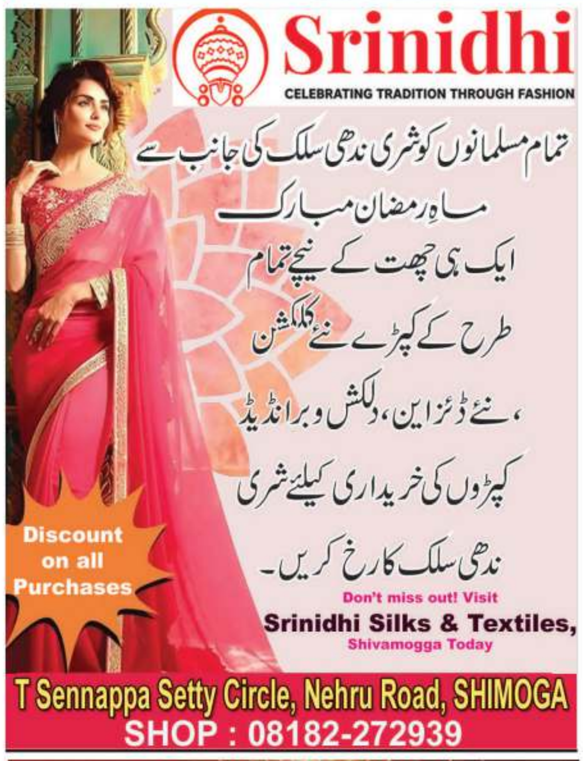

امریکہ۔ اسرائیل کا ایران پر حملہ، تہران کا بھرپور جوابی وار

خلیج میں امریکی اڈوں، اسرائیل اور متعدد شہروں پر میزائل وڈرون حملے، خطے میں ہنگامی صورتِ حال، ہندوستانی شہریوں کیلئے ایڈوائزری

تہران/واشنگٹن/تل ابیب/نئی دہلی: مشرقِ وسطیٰ میں ہفتے کے روز کشیدگی اس وقت کھلے تصادم میں بدل گئی جب امریکہ اور اسرائیل نے ایران کے مختلف شہروں پر وسیع پیمانے پر مشترکہ فضائی حملے کیے۔ اس کے جواب میں ایران نے اسرائیل اور خلیجی ممالک میں قائم امریکی فوجی اڈوں کو میزائلوں اور ڈرونز سے نشانہ بنایا۔ متعدد ممالک نے اپنی فضائی حدود عارضی طور پر بند کردیں جبکہ کئی شہروں میں سائرن بجنے اور دھماکوں کی اطلاعات موصول ہوئیں۔ اسرائیلی وزیر دفاع اسرائیل کاتز نے دعویٰ کیا کہ اسرائیل نے ایران کے خلاف ”پیشگی حملہ“ کیا ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اعلان کیا کہ امریکہ نے ایران میں ”وسیع عسکری کارروائیاں“ شروع کردی ہیں۔ اطلاعات کے مطابق تہران، قم، اصفہان، کرمانشاہ، کرج اور تبریز سمیت مختلف شہروں میں دھماکے سنے گئے۔ ایرانی ذرائع ابلاغ نے وزارتِ دفاع، بعض سرکاری تنصیبات اور حساس مقامات کو نشانہ بنائے جانے کی خبر دی۔ اسرائیلی ذرائع کے مطابق کارروائی میں اہم شخصیات کو بھی ہدف بنانے کی کوشش کی گئی، تاہم اس کی باضابطہ تصدیق نہیں ہوسکی۔ امریکی حکام کا کہنا ہے کہ ان حملوں کا مقصد ایران کے میزائل پروگرام اور دفاعی ڈھانچے کو کمزور کرنا ہے۔ مشترکہ حملوں کے بعد ایران نے اسرائیل پر درجنوں میزائل اور ڈرون داغے۔ قطری نشریاتی ادارے الجزیرہ کے مطابق شمالی اسرائیل میں متعدد زوردار دھماکے سنے گئے۔ تل ابیب، حیفہ اور دیگر شہروں میں سائرن بجتے رہے جبکہ اسرائیلی فوج نے فضائی دفاعی نظام فعال کرنے کا اعلان کیا۔ لبنان میں حزب اللہ اور یمن میں حوثی تحریک نے بھی اسرائیل کو نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا، جس سے محاذ مزید وسیع ہوگیا۔ ایران نے خطے میں امریکی مفادات کو براہِ راست نشانہ بنانے کی تصدیق کی قطر میں العدید فضائی اڈے کے قریب دھماکوں کی اطلاعات موصول ہوئیں۔ کویت میں کیمپ السالم کے اطراف سائرن بجنے کی خبر ملی۔ متحدہ عرب امارات میں الظفرہ فضائی اڈے کو نشانہ بنانے کی تصدیق کی گئی۔ بحرین میں امریکی بحریہ کے پانچویں بیڑے کے صدر مقام کے قریب حملے کی اطلاع دی گئی۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کہا کہ ایران اپنا

دفاع جاری رکھے گا اور خطے میں موجود امریکی اڈے ”جائز ہدف“ ہیں۔ صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنے ویڈیو پیغام میں کہا کہ امریکی فوج نے ایران کے خلاف بڑا فوجی آپریشن شروع کردیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ایران کو جوہری ہتھیار حاصل نہیں کرنے دیے جائیں گے اور امریکہ ایران کے میزائل نظام اور بحری صلاحیت کو تباہ کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے ایرانی پاسدارانِ انقلاب سے ہتھیار ڈالنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ ہتھیار ڈالنے والوں کے ساتھ نرمی برتی جائے گی، بصورت دیگر سخت کارروائی کی جائے گی۔ اسرائیلی وزیر اعظم بن یامین نتین یاہو نے اپنے ویڈیو بیان میں اس کارروائی کو اسرائیل کی بقا کی جنگ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل اور امریکہ نے ایران سے پیدا ہونے والے وجودی خطرے کو ختم کرنے کے لیے یہ اقدام کیا ہے اور اس پر امریکی قیادت کا شکریہ ادا کیا۔ ہندوستان نے اسرائیل میں مقیم اپنے شہریوں کے لیے تازہ ایڈوائزری جاری کرتے ہوئے انہیں غیر ضروری نقل وحرکت سے گریز کرنے اور مقامی ہدایات پر عمل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ قومی فضائی کمپنی ایئر انڈیا نے مشرقِ وسطیٰ کے تمام مقامات کے لیے اپنی پروازیں عارضی طور پر معطل کردی ہیں۔ کمپنی کے مطابق مسافروں اور عملے کی حفاظت اولین ترجیح ہے اور صورتحال کا مسلسل جائزہ لیا جارہا ہے۔ ایرانی حکام نے خبردار کیا ہے کہ ردعمل وسیع اور مرحلہ وار ہوگا۔ بڑھتی ہوئی عسکری کارروائیوں اور سخت بیانات کے باعث پورا خطہ شدید غیر یقینی صورتحال سے دوچار ہے اور وسیع علاقائی جنگ کے خدشات میں اضافہ ہوگیا ہے۔ صورتحال تیزی سے تبدیل ہو رہی ہے۔ یورپی اتحاد کی خارجہ پالیسی کی سربراہ کاجا کالاس نے کہا کہ حالات نہایت خطرناک ہیں اور شہریوں کی حفاظت اور بین الاقوامی قانون کو اولین ترجیح دی جانی چاہیے۔ سوئٹزرلینڈ کی وزارتِ خارجہ نے تمام فریقوں سے ضبط وتحمل اختیار کرنے اور شہریوں کے تحفظ کو یقینی بنانے کی اپیل کی۔ ملائیشیا کے وزیرِاعظم انور ابراہیم نے کہا کہ یہ حملے مشرقِ وسطیٰ کو سنگین بحران کے دہانے پر لے جارہے ہیں۔ امریکا اور ایران کو بات چیت کا راستہ اپنانا چاہیے۔ سلووینیا کی صدر نتاشا پیرک موسر نے کہا کہ یہ کشیدگی امن اور استحکام کے لیے خطرہ بن رہی ہے۔ آسٹریلیا کے وزیرِاعظم انتھونی البانیز نے کہا کہ ان کا ملک امریکا کے اقدام کی حمایت کرتا ہے تاکہ ایران جوہری ہتھیار نہ بنا سکے۔

اے ایم پی کی قومی زکوۃ مہم: ون اُمہ 10000 فیوچرز کا آغاز، 10 ہزار پسماندہ طلبہ کی تعلیم کا عزم

نئی دہلی: اسوسیئیشن آف مسلم پروفیشنلز (اے ایم پی) نے ملک گیر سطح پر ایک اہم اور منظم زکوۃ مہم ون اُمہ 10000 فیوچرز کا آغاز کیا ہے، جس کا مقصد بھارت بھر کے 10000 غریب، مستحق اور یتیم طلبہ کی ایک سالہ مکمل تعلیمی سرپرستی کرنا ہے۔ اس مہم کے ذریعے زکوۃ کو انفرادی اور منتشر عطیات سے نکال کر ایک اجتماعی، منظم اور مؤثر قومی تحریک کی شکل دی جا رہی ہے۔ انڈیا زکوۃ کے تحت چلائی جانے والی اس مہم کا سادہ مگر مؤثر ماڈل یہ ہے کہ ایک مخیر فرد 10000 روپے کی زکوۃ دے کر ایک طالب علم کی سالانہ تعلیم کا خرچ برداشت کرے۔ اس امداد میں اسکول فیس، کتابیں، یونیفارم، امتحانی فیس اور دیگر ضروری تعلیمی اخراجات شامل ہوں گے تا کہ مالی تنگی کسی بھی ہونہار بچے کے تعلیمی سفر میں رکاوٹ نہ بن سکے۔ اس موقع پر اے ایم پی کے صدر عامر ادریس نے کہا کہ تعلیم سب سے مؤثر ذریعۂ بااختیار بنانا ہے۔ ون اُمہ 10000 فیوچرز کے ذریعے ہم زکوۃ کو منتشر انفرادی امداد سے نکال کر ایک منظم قومی تحریک میں تبدیل کر رہے ہیں۔ اگر 10000 افراد ایک ایک بچے کی ذمہ داری لیں تو ہم اجتماعی طور پر 10,000 مستقبل محفوظ بنا سکتے ہیں۔ یہ مہم اے ایم پی کے تقریباً 200 اضلاع پر مشتمل وسیع رضا کار نیٹ ورک کے ذریعے چلائی جائے گی۔ ہر طالب علم کی تین سطحی تصدیق کی جائے گی تا کہ زکوۃ کی شرعی اہلیت اور مکمل شفافیت یقینی بنائی جا سکے۔ عطیہ دہندگان کو باقاعدہ رپورٹس اور پیش رفت سے متعلق اپڈیٹس فراہم کی جائیں گی، جس سے اعتماد اور جوابدہی کا نظام مضبوط ہوگا۔ انڈیا زکوۃ کے پروجیکٹ ہیڈ افتخار بڈ کرنے کہا کہ یہ مہم جذبۂ ہمدردی اور جوابدہی کا حسین امتزاج ہے۔ ہر طالب علم کی منظم جانچ ہوگی اور عطیہ دہندگان کو ان کے تعاون کے اثرات سے باخبر رکھا جائے گا۔ ہمارا مقصد صرف ایک سال کی مدد نہیں بلکہ ایک پائیدار اور قابلِ توسیع زکوۃ نظام قائم کرنا ہے۔ اے ایم پی یو ایس اے کے صدر اور اے ایم پی کے ہیڈ جنرل ایڈمنسٹریشن شہنشاہ انصاری نے کہا کہ یہ اقدام عالمی برادری کو یہ پیغام دیتا ہے کہ اجتماعی عطیات سے نظامی تبدیلی ممکن ہے۔ ہم اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک مقیم مخیر حضرات سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس تحریک کا حصہ بنیں۔ ایک بچے کی تعلیم میں سرمایہ کاری دراصل معاشرے کے روشن مستقبل میں سرمایہ کاری ہے۔ یہ مہم انفرادی عطیہ دہندگان، خاندانوں، تاجروں اور کارپوریٹ اداروں کے لیے کھلی ہے۔ خواہشمند افراد ایک سے زائد طلبہ یا کسی پورے ضلع کی سرپرستی بھی کر سکتے ہیں، جس سے اس تحریک کا دائرہ مزید وسیع ہو سکتا ہے۔ مہم کے آغاز کے سلسلے میں ایک آن لائن میٹنگ کا بھی کامیاب انعقاد کیا گیا جس میں 100 سے زائد اے ایم پی ممبران اور ڈونرز نے شرکت کی۔ میٹنگ کے دوران کئی شرکاء اور عطیہ دہندگان نے آگے بڑھ کر متعدد طلبہ کی سرپرستی کا عزم بھی ظاہر کیا، جو اس تحریک کی کامیابی کی ایک مثبت اور امید افزا شروعات سمجھی جا رہی ہے۔ اس لنک پر جا کر مزید تفصیلات حاصل کر سکتے ہیں۔

www.indiazakat.com/campaign/24686/support-orphan-children

سپریم کورٹ کا اشارہ: پارلیمنٹ کو بغاوت سے متعلق قانون بنانے کا مکمل اختیار حاصل ہے

دہلی: سپریم کورٹ نے زبانی ریمارکس میں کہا کہ سابقہ تعزیراتِ ہند (آئی پی سی) کے تحت بغاوت کے جرم پر نظرِ ثانی کرنے سے متعلق مرکزی حکومت کی یقین دہانی اس بات کو نہیں روکتی کہ پارلیمنٹ اسے بھارتیہ نیائے سنہیتا (بی این ایس) میں شامل کرے۔ عدالت نے واضح کیا کہ

مقننہ، عاملہ سے آزاد ہو کر کام کرتی ہے اور اسے قانون سازی کا مکمل اختیار حاصل ہے۔ چیف جسٹس سوریا کانت اور جسٹس جوی مالیا باگچی پر مشتمل بنچ بھارتیہ نیائے سنہیتا کی دفعہ 152 سمیت مختلف دفعات کو چیلنج کرنے والی مفادِ عامہ کی درخواستوں کی سماعت کر رہی تھی۔ بی این ایس کی دفعہ 152 اُن افعال سے متعلق ہے جو بھارت کی خودمختاری، اتحاد اور سالمیت کے لیے خطرہ بن سکتے ہیں۔ اس دفعہ کے تحت جان بوجھ کر یا علم کے ساتھ علیحدگی پسندی، بغاوت یا تخریبی سرگرمیوں کو اُکسانے یا اُکسانے کی کوشش کرنے والے الفاظ کے استعمال کو جرم قرار دیا گیا ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ یہ دفعہ دراصل نوآبادیاتی دور کے آئی پی سی کی دفعہ 124 اے (بغاوت) کو نئی شکل میں دوبارہ متعارف کراتی ہے۔ جولائی 2024 میں جب آئی پی سی کی جگہ بی این ایس نافذ کیا گیا تو بغاوت سے متعلق شق کو دفعہ 152 کی صورت میں دوبارہ شامل کیا گیا۔ درخواست گزاروں نے اپنی عرضیوں میں مئی 2022 میں مرکزی حکومت کی اُس یقین دہانی کا حوالہ دیا، جس میں سپریم کورٹ کو بتایا گیا تھا کہ دفعہ 124 اے پر نظرِ ثانی کی جائے گی۔ اس یقین دہانی کی بنیاد پر سپریم کورٹ نے اُس وقت بغاوت سے متعلق زیرِ سماعت مقدمات اور نئی ایف آئی آرز پر عارضی روک لگا دی تھی۔ سماعت کے دوران درخواست گزاروں کی جانب سے سینئر وکیل میناکشی گروسوامی نے عدالت کو بتایا کہ مرکزی حکومت نے پہلے بغاوت کے قانون کو واپس لینے کا عندیہ دیا تھا، لیکن اب وہی شق بی این ایس کی دفعہ 152 کی صورت میں موجود ہے۔ ان کا مؤقف تھا کہ عدالت کو یقین دہانی دینے کے بعد حکومت اسے دوبارہ متعارف نہیں کرا سکتی۔ تاہم بنچ نے اس دلیل کو قبول نہیں کیا۔ عدالت نے کہا کہ حکومت کی یقین دہانی پارلیمنٹ پر لازم نہیں ہوتی۔ یہ عاملہ کا مؤقف ہو سکتا ہے، لیکن پارلیمنٹ کو قانون سازی کا مکمل اختیار حاصل ہے۔ اگر پارلیمنٹ کوئی قانون منظور کرتی ہے تو اس کی آئینی حیثیت کا جائزہ لینا عدلیہ کا کام ہے۔ عدالت نے واضح کیا کہ مقننہ کا اختیار عاملہ سے آزاد ہے اور کسی بھی قانون کی آئینی مطابقت کا تعین عدالت کرے گی۔ اس معاملے کی اگلی سماعت مارچ میں مقرر کی گئی ہے۔

بنگال ایس آئی آر، حتمی فہرست جاری، لاکھوں نام حذف

کولکاتہ: خبر رساں ایجنسی پی ٹی آئی کی رپورٹ کے مطابق الیکشن کمیشن آف انڈیا مغربی بنگال کی انتخابی فہرستوں میں پہلے ہی خارج کیے گئے 58 لاکھ ووٹروں کے علاوہ مزید تقریباً آٹھ لاکھ نام حذف کرنے کا امکان رکھتا ہے۔ اس طرح خصوصی جامع نظرِ ثانی (ایس آئی آر) کے عمل کے تحت اب تک مجموعی طور پر تقریباً 66 لاکھ نام فہرستوں سے خارج کیے جا چکے ہیں۔ الیکشن کمیشن کے ایک عہدیدار نے بتایا کہ حذف شدہ ناموں کی حتمی تعداد کی تصدیق مکمل انتخابی فہرستیں آن لائن جاری ہونے کے بعد ہی کی جا سکے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ حتمی اعداد و شمار بھی مستقل نہیں رہیں گے، کیونکہ فارم 6 کے ذریعے نئے اندراجات اور فارم 7 کے تحت مزید حذفیاں اس تعداد میں رد و بدل کرتی رہیں گی۔ رپورٹ کے مطابق مزید 60 لاکھ 6 ہزار ناموں کو "زیرِ سماعت" زمرے میں رکھا گیا ہے۔ ان معاملات کا جائزہ عدالتی افسران لے رہے ہیں اور ان کی شمولیت یا اخراج کا فیصلہ آئندہ ضمنی فہرستوں میں کیا جائے گا۔ حکام کا کہنا ہے کہ اس عمل کے بعد حتمی فہرست میں حذف شدہ ناموں کی تعداد مزید بڑھ سکتی ہے۔ فی الوقت ریاست بھر میں تقریباً 6 کروڑ 40 لاکھ ووٹروں کے نام منظور شدہ قرار دیے گئے ہیں، تاہم زیرِ سماعت تقریباً 60 لاکھ معاملات کی جانچ مکمل ہونے اور حتمی ضمنی فہرست جاری ہونے کے بعد اس تعداد میں نمایاں اضافہ متوقع ہے۔ ہفتے کی دوپہر اضلاع کے سب ڈویژنل آفسروں اور بلاک

ڈیولپمنٹ آفسروں کے دفاتر میں انتخابی فہرستوں کی مطبوعہ نقول مرحلہ وار جاری کی گئیں، تاہم تازہ اطلاعات تک سرکاری پورٹلز اور موبائل ایپ پر ان کی یکجا ڈیجیٹل نقول دستیاب نہیں ہو سکی تھیں۔ جاری کردہ فہرستوں میں مجموعی طور پر 7 کروڑ 8 لاکھ رائے دہندگان کو منظور شدہ، حذف شدہ یا زیرِ سماعت زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جن ووٹروں کے نام منظور ہو چکے ہیں وہ آئندہ مغربی بنگال اسمبلی انتخابات میں ووٹ ڈالنے کے اہل ہوں گے، جن کے شیڈول کا اعلان مارچ کے وسط تک متوقع ہے۔ مغربی بنگال میں خصوصی جامع نظرِ ثانی کا عمل گزشتہ سال 4 نومبر کو مردم شماری فارموں کی تقسیم سے شروع ہوا تھا۔ الیکشن کمیشن نے 116 دن میں اس عمل کو عبوری طور پر مکمل کر کے ایک ایسی حتمی مگر نامکمل فہرست جاری کی جسے سیاسی ہنگامہ آرائی، دستاویزی جانچ کے نظرِ ثانی شدہ اصولوں اور عدالتی چیلنجوں کے پس منظر میں جاری کیا گیا۔ 16 دسمبر کو جب ابتدائی مسودہ فہرست جاری ہوئی تو رائے دہندگان کی تعداد 7 کروڑ 66 لاکھ سے کم ہو کر 7 کروڑ 8 لاکھ رہ گئی تھی۔ اس مرحلے پر 58 لاکھ سے زائد نام موت، نقل مکانی، تکرار یا ناقابلِ سراغ ہونے کی بنیاد پر حذف کیے گئے تھے۔ نظرِ ثانی کے دوسرے مرحلے میں 1 کروڑ 67 لاکھ ووٹروں کی سماعت کی گئی، جن میں سے 1 کروڑ 36 لاکھ کو "منطقی تضادات" اور 31 لاکھ کو نامکمل نقشہ بندی کی بنیاد پر نشان زد کیا گیا تھا۔ تقریباً 60 لاکھ ووٹر اب بھی مردم شماری فارموں میں منطقی تضادات کے باعث زیرِ سماعت ہیں۔ سن 2002 کے بعد یہ ریاست گیر پہلی جامع نظرِ ثانی تھی، جسے الیکشن کمیشن نے بڑے انتخاب سے قبل قانونی تقاضوں کے تحت انتخابی فہرستوں کی تطہیر کے طور پر شروع کیا تھا۔

آندھرا کی پٹاخہ فیکٹری میں دھماکہ، 18 ہلاک، متعدد زخمی

امراوتی: آندھرا پردیش کے ضلع کاکیناڈا کے ویٹلا پلیم گاؤں میں ہفتے کے روز پٹاخے تیار کرنے والی ایک فیکٹری میں زبردست دھماکا ہو گیا، جس کے نتیجے میں کم از کم 18 افراد ہلاک جبکہ متعدد دیگر زخمی ہو گئے۔ دھماکے کے وقت فیکٹری یونٹ میں تقریباً 20 ملازمین کام کر رہے تھے۔ عینی شاہدین کے مطابق دھماکا اس قدر شدید تھا کہ عمارت کا ایک بڑا حصہ منہدم ہو گیا اور اطراف میں افراتفری مچ گئی۔ اطلاع ملتے ہی پولیس اور فائر بریگیڈ کی ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں اور امدادی کارروائیاں شروع کر دیں۔ ملبے تلے دبے افراد کو نکالنے کے لیے ریسکیو عملہ کئی گھنٹوں تک مصروف رہا۔ ریاستی وزیرِ داخلہ وَنگالاپوڈی انیتا نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ ہلاکتوں کی تعداد میں اضافہ ہو سکتا ہے کیونکہ بعض

زخمیوں کی حالت تشویشناک بتائی جا رہی ہے۔ تمام زخمیوں کو قریبی اسپتالوں میں منتقل کر دیا گیا ہے جہاں ان کا علاج جاری ہے۔ وزیرِ اعلیٰ این چندرابابو نائیڈو نے واقعے پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے متعلقہ وزرا اور اعلیٰ حکام کو فوری طور پر جائے حادثہ پر پہنچ کر صورتحال کا جائزہ لینے کی ہدایت دی ہے۔ انہوں نے انتظامیہ کو زخمیوں کو ہر ممکن طبی سہولت فراہم کرنے اور متاثرہ خاندانوں کی مدد یقینی بنانے کا حکم دیا۔ انتظامیہ نے فیکٹری کے لائسنس، حفاظتی انتظامات اور دھماکے کی وجوہات کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق دھماکا پٹاخوں میں استعمال ہونے والے کیمیکل کے اچانک اشتعال پذیر ہونے کے باعث پیش آیا، تاہم حتمی وجہ تفتیش مکمل ہونے کے بعد ہی سامنے آ سکے گی۔

سابق فوجیوں کے مسائل پر راہل کا نرملا سیتارمن کو خط

دہلی: لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف راہل گاندھی نے مرکزی وزیرِ خزانہ نرملا سیتارمن کو خط لکھ کر سابق فوجیوں سے متعلق دو اہم امور پر فوری مداخلت کی درخواست کی ہے۔ خط کی نقل وزیرِ دفاع راجناتھ سنگھ کو بھی ارسال کی گئی ہے۔

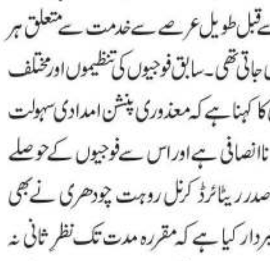

انہوں نے سابق فوجیوں کے معاونتی صحت منصوبے کے لیے خاطر خواہ بجٹ فراہم کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ منصوبہ شدید مالی بحران کا شکار ہے۔ راہل گاندھی کے مطابق بارہ ہزار کروڑ روپے سے زیادہ کے طبی بل بقایا ہیں اور موجودہ بجٹ ضرورت سے تقریباً تیس فیصد کم ہے۔ ادائیگیاں نہ ہونے کے باعث کئی اسپتال منصوبے سے الگ ہو رہے ہیں، جس کے نتیجے میں سابق فوجیوں کو علاج کے لیے ذاتی اخراجات برداشت کرنا پڑ رہے ہیں اور سنگین بیماریوں کے علاج میں تاخیر ہو رہی ہے۔ یکم اپریل دو ہزار چھبیس سے نافذ ہونے والے نئے ضابطے کے تحت صرف اُن فوجیوں کی معذوری پنشن محصول سے مستثنیٰ ہوگی جنہیں معذوری کے سبب قبل از وقت ملازمت سے فارغ کیا گیا ہو۔ جبکہ وہ فوجی جنہوں نے معذوری کے باوجود مکمل مدتِ ملازمت پوری کی، ان کی پنشن محصول کے دائرے میں آئے گی۔ اس سے قبل طویل عرصے سے خدمت سے متعلق ہر قسم کی معذوری پنشن مکمل طور پر محصول سے مستثنیٰ سمجھی جاتی تھی۔ سابق فوجیوں کی تنظیموں اور مختلف سیاسی جماعتوں نے اس فیصلے کی مخالفت کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ معذوری پنشن امدادی سہولت ہے، اسے آمدنی قرار دے کر اس پر محصول عائد کرنا ناانصافی ہے اور اس سے فوجیوں کے حوصلے متاثر ہوں گے۔ کانگریس کے سابق فوجی شعبے کے صدر ریٹائرڈ کرنل روہت چودھری نے بھی حکومت سے فیصلہ واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے اور خبردار کیا ہے کہ مقررہ مدت تک نظرِ ثانی نہ ہونے کی صورت میں احتجاج کیا جائے گا۔

یہ سڑک مسلمانوں کے لیے نہیں ہے: ہندو رکشا دل کی شر انگیزی، شاہراہ پر مسلمانوں کیخلاف کھلے عام نفرت انگیز جملہ تحریر

سہارنپور: اتر پردیش کے ضلع سہارنپور میں دہلی۔ دہرادون قومی شاہراہ پر مسلمانوں کے خلاف کھلے عام نفرت انگیز جملہ تحریر کیے جانے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ سماجی ذرائع ابلاغ پر گردش کرنے والی ویڈیو میں واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے کہ دو خواتین شاہراہ کے کنارے لگی لوہے کی ریلنگ اور سیمنٹ کے بلاکس پر اسپرے پینٹ سے یہ جملہ لکھ رہی ہیں 'یہ سڑک مسلمانوں کے لیے نہیں ہے' ویڈیو میں دکھایا گیا ہے کہ ایک خاتون انگریزی زبان میں اسی مفہوم کا جملہ تحریر کر رہی ہے جبکہ دوسری خاتون اردو/ ہندی میں لکھتی ہے:"، یہ سڑک مسلمانوں کے لیے نہیں ہے "۔ تحریر مکمل کرنے کے بعد دونوں خواتین مذہبی نعرہ بھی لگاتی سنائی دیتی ہیں۔ ایک نوجوان اس پورے واقعے کی ویڈیو بناتا ہوا نظر آتا ہے۔ اطلاعات کے مطابق یہ واقعہ بہاری گڑھ تھانہ علاقے میں قومی شاہراہ کے بلند راستے پر پیش آیا۔ بتایا جا رہا ہے کہ خواتین وہاں موجود ڈھانچوں کو استعمال کرتے ہوئے دیوار نما حصے پر یہ جملے لکھ رہی

تھیں۔ ویڈیو تقریباً انسٹھ سیکنڈ پر مشتمل ہے اور تیزی سے وائرل ہو چکی ہے۔ ہندو رکشا دل نامی تنظیم نے اس اقدام کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ تنظیم کے قومی صدر پنکی چودھری نے ایک ویڈیو بیان میں کہا کہ شاہراہ پر لکھا گیا جملہ ان کے کارکنوں نے تحریر کیا ہے۔ انہوں نے اس اقدام کا دفاع کرتے ہوئے مسلمانوں کے خلاف متنازع بیانات دیے اور سرکاری سہولیات اور ٹیکس کے معاملات کو بنیاد بنا کر سخت موقف اختیار کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر حکومت نے ان کے مطالبات پر توجہ نہ دی تو احتجاج کیا جائے گا۔ قانونی ماہرین کے مطابق کسی مخصوص مذہبی برادری کے خلاف عوامی مقام پر اس نوعیت کا امتیازی اور نفرت انگیز پیغام تحریر کرنا قابلِ تعزیر جرم ہو سکتا ہے۔ ایسے اقدامات فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو متاثر کرتے ہیں اور امنِ عامہ کے لیے خطرہ بن سکتے ہیں۔ سہارنپور پولیس نے ویڈیو کا نوٹس لیتے ہوئے تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ حکام کے مطابق ویڈیو کی بنیاد پر ملوث افراد کی شناخت کی جا رہی ہے اور قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

بھارتی فوج میں اگنی ویر بھرتی 2026 کے لیے آن لائن درخواستیں شروع، کرناٹک کے امیدوار بھی اہل

شیموگہ: بھارتی فوج نے اگنی پتھ اسکیم کے تحت سال 2026 کی اگنی ویر بھرتی کے لیے آن لائن درخواستیں طلب کر لی ہیں۔ کرناٹک کے بنگلورو، بیلگاوی اور منگلورو زون سے تعلق رکھنے والے امیدوار آن لائن درخواست دے سکتے ہیں۔ دلچسپی رکھنے والے امیدوار انڈین آرمی کی ویب سائٹ پر جا کر عرضیاں دے سکتے ہیں۔ بھرتی جنوبی زون کے تحت آندھرا پردیش، کرناٹک، تمل ناڈو، کیرالا، گوا اور پانڈیچیری کے امیدواروں کے لیے کی جائے گی۔ اگنی ویر جنرل ڈیوٹی، ٹریڈسمین، ٹیکنیکل، آفس اسسٹنٹ اور اسٹور کیپر ٹیکنیکل عہدوں کے لیے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ امیدوار کم از کم دو عہدوں کے لیے درخواست دے سکتے ہیں، تاہم ہر عہدے کے لیے الگ تحریری امتحان دینا ہوگا جبکہ طبی اور دیگر ٹیسٹ مشترکہ ہوں گے۔ درخواست جمع کرانے کی آخری تاریخ: 1 اپریل۔ 2026 امتحان کی تاریخ: یکم جون سے 15 جون 2026 کے درمیان کسی ایک دن۔ ایڈمٹ کارڈ: امتحان سے قبل جاری کیا جائے گا۔ نتائج کا اعلان: جلد اپ ڈیٹ کیا جائے گا۔ تعلیمی اہلیت اور عمر کی حد: جنرل ڈیوٹی کے لیے دسویں جماعت میں کم از کم 45 فیصد مجموعی نمبر اور ہر مضمون میں 33 فیصد لازمی ہیں۔ عمر 17 سال 6 ماہ سے 21 سال تک ہونی چاہیے۔ ٹیکنیکل عہدے کے لیے 10+2 سائنس (فزکس، کیمسٹری، میتھس اور انگلش) میں کم از کم 50 فیصد مجموعی نمبر اور ہر مضمون میں 40 فیصد ضروری ہیں۔ متبادل طور پر آئی ٹی آئی یا ڈپلومہ رکھنے والے بھی اہل ہو سکتے ہیں۔ عمر 17 سال 6 ماہ سے 21 سال۔ کلرک یا اسٹور کیپر ٹیکنیکل کے لیے کسی بھی اسٹریم میں 10+2 کے ساتھ کم از کم 60 فیصد مجموعی نمبر، جبکہ انگلش اور ریاضی یا اکاؤنٹس میں کم از کم 50 فیصد ضروری ہیں۔ عمر 17 سال 6 ماہ سے 21 سال۔ ٹریڈسمین (دسویں پاس) کے لیے صرف پاس ہونا کافی ہے، ہر مضمون میں کم از کم 33 فیصد ضروری ہیں۔ عمر 17 سال 6 ماہ سے 21 سال۔ ٹریڈسمین (آٹھویں پاس) کے لیے بھی پاس ہونا کافی

ہے اور ہر مضمون میں 33 فیصد لازمی ہیں۔ عمر 17 سال 6 ماہ سے 21 سال۔ خواتین امیدوار فوجی پولیس میں جنرل ڈیوٹی کے لیے درخواست دے سکتی ہیں، جس کے لیے دسویں جماعت میں 45 فیصد مجموعی اور ہر مضمون میں 33 فیصد نمبر لازمی ہیں۔ عمر 17 سال 6 ماہ سے 21 سال۔ فوجیوں کے بیٹے بیٹیوں، جنگی بیواؤں، سابق فوجیوں اور نمایاں کھلاڑیوں کو قد، سینے اور دیگر معیار میں رعایت دی جا سکتی ہے۔ بونس نمبروں میں فوجی خاندان یا سابق فوجیوں کو 20 نمبر تک، کھیلوں میں کارکردگی کی بنیاد پر 5 سے 20 نمبر، این سی سی سرٹیفکیٹ اے کے لیے 5 نمبر، بی کے لیے 10 نمبر، سی کے لیے 15 سے 20 نمبر جبکہ یوم جمہوریہ پریڈ کے لیے 25 نمبر تک دیے جا سکتے ہیں۔ آئی ٹی آئی یا ڈپلومہ کی بنیاد پر 20 سے 50 نمبر تک اضافی مل سکتے ہیں۔ عام عہدوں کے لیے زیادہ سے زیادہ 25 اور ٹیکنیکل عہدوں کے لیے 50 بونس نمبر دیے جا سکتے ہیں۔ کرناٹک کے امیدوار بنگلورو ریکروٹمنٹ زون کے تحت درخواست دیں گے۔ بنگلورو ہیڈ کوارٹر کے تحت بنگلورو شہری و دیہی، کولار، چامراج نگر، میسور، منڈیا، ٹمکور، رام نگر، چکبالاپور، بلاری، کوڈگو، حسن، چتردرگ، وجے نگر اضلاع شامل ہیں۔ بیلگاوی ریکروٹمنٹ آفس کے تحت بیلگاوی، بیدر، گلبرگہ، رائچور، کوپل اور یادگیر اضلاع شامل ہیں۔ منگلورو ریکروٹمنٹ آفس کے تحت چکمگلورو، دکشن کنڑ، اتر کنڑ، شیوموگہ، اڈپی، داونگیرے، وجئے پورہ، باگلکوٹ، گدگ، ہاویری اور دھارواڑ اضلاع شامل ہیں۔

مارچ سے ریل، گیس، بینکنگ اور موبائل ایپس میں بڑی تبدیلیاں

دہلی:۔ یکم مارچ 2026 سے آپ کی روزمرہ زندگی میں کئی بڑے تبدیلیاں نافذ ہونے جا رہی ہیں۔ گیس کی قیمتیں، ریلوے ٹکٹنگ، بینکنگ کے قواعد اور موبائل ایپس ہر جگہ نئے ضابطے یا

اپڈیٹس نظر آئیں گے۔ یہ تبدیلیاں براہِ راست آپ کے اخراجات، سفر اور ڈیجیٹل لین دین کو متاثر کر سکتی ہیں۔ لیکن اگر آپ وقت پر خود کو اپڈیٹ کر لیں تو یہ تبدیلیاں آپ کی زندگی کو مزید آسان اور محفوظ بنا سکتی ہیں۔ آئیے جانتے ہیں کہ یکم مارچ سے کیا کیا بدل رہا ہے اور اس کا آپ کی روزمرہ زندگی پر کیا اثر پڑے گا۔ باورچی خانے کی گیس کی قیمتیں اس وقت زیادہ نہیں بڑھی ہیں اور عام لوگوں کے لیے مستحکم ہیں۔ تاہم 19 کلوگرام والے کمرشل سلنڈر کی قیمتیں ہر ماہ کچھ نہ کچھ کم زیادہ ہوتی رہتی ہیں۔ پچھلے مہینے اس کی قیمت میں تقریباً ₹49 کا اضافہ ہوا تھا اور مارچ میں بھی معمولی تبدیلی کا امکان ہے۔ ہوٹل، ریسٹورنٹس اور کیٹرنگ سے وابستہ افراد کو اس پر خاص توجہ دینی چاہیے۔ یکم مارچ 2026 سے پرانا یوٹی ایس ایپ بند کر دیا جائے گا اور اس کی جگہ ریل ون ایپ کام کرے گی۔ اب صرف جنرل اور پلیٹ فارم ٹکٹ ہی نہیں بلکہ ریزرویشن، ٹرین کا لائیو اسٹیٹس اور لوکیشن جیسی تمام سہولتیں اسی ایک ایپ میں دستیاب ہوں گی۔ RailOne ایپ سے جنرل ٹکٹ بک کرنے کا طریقہ بھی نہایت آسان ہے: ایپ کھولیں، جرنی پلانر میں انریسرروڈ آپشن منتخب کریں، اپنے اسٹیشن درج کریں اور ٹرین کی قسم منتخب کریں۔ ادائیگی مکمل ہونے کے بعد آپ کا ٹکٹ مائی ٹکٹس سیکشن میں نظر آئے گا اور ضرورت پڑنے پر پی ڈی ایف بھی ڈاؤن لوڈ کی جا سکے گی۔ اب مختلف پلیٹ فارمز پر جانے کی ضرورت نہیں، سب کام ایک ہی جگہ سے ہو جائے گا۔ یکم مارچ سے واٹس ایپ، ٹیلیگرام اور سگنل جیسے ایپس براہِ راست آپ کے سم سے منسلک ہوں گی۔ اگر آپ سم نکالیں گے تو یہ ایپس کام نہیں کریں گی۔ وائی فائی یا کسی اور نیٹ ورک کے ذریعے سم کے بغیر ان کا استعمال ممکن نہیں ہوگا۔ اب بڑی رقم کی منتقلی صرف یو پی آئی پن سے ممکن نہیں ہوگی۔ اس کے لیے اضافی بایومیٹرک یا ملٹی فیکٹر آتھنٹیکیشن ضروری ہوگا۔ اس اقدام سے آن لائن فراڈ اور دھوکہ دہی میں کمی آئے گی۔ سرکاری بینک یکم مارچ سے مینیمم بیلنس کے اصولوں میں تبدیلی کر رہے ہیں۔ پہلے کسی ایک دن بیلنس کم ہونے پر جرمانہ لگ جاتا تھا، اب پورے مہینے کے اوسط بیلنس کی بنیاد پر جرمانہ عائد کیا جائے گا۔ ہر ماہ کے آغاز میں پیٹرولیم کمپنیاں سی این جی، پی این جی اور ایئر ٹربائن فیول کی قیمتوں میں رد و بدل کرتی ہیں۔ مارچ میں بھی ان کی قیمتوں میں تبدیلی کا امکان ہے۔ 2022-23 کو بیس ایئر مانتے ہوئے نیشنل اکاؤنٹس کی نئی سیریز کے مطابق، ہندوستان کی معیشت 2025-26 کی اکتوبر–دسمبر سہ ماہی کے دوران 7.8 فیصد بڑھی، جو ایک سال پہلے 7.4 فیصد تھی۔ وزارتِ شماریات و پروگرام نفاذ نے جمعہ کے روز بیس ایئر 2022-23 کے ساتھ سالانہ اور سہ ماہی نیشنل اکاؤنٹس کے تخمینوں کی نئی سیریز جاری کی۔

اے آئی سمٹ احتجاج، یوتھ کانگریس صدر چب کو ضمانت

دہلی:۔ دہلی کی پٹیالہ ہاؤس کورٹ نے 20 فروری کو بھارت منڈپم میں اے آئی سمٹ میں ٹی

شرٹ اتار کر احتجاج کرنے کے معاملے میں یوتھ کانگریس کے قومی صدر ادے بھانو چب کو ضمانت دے دی ہے۔ ڈیوٹی مجسٹریٹ نے چب کو 50000 روپے کے مچلکے پر رہا کرنے کا حکم دیا۔ عدالت نے چب کو اپنا پاسپورٹ اور الیکٹرانک گیجٹس حوالے کرنے کی ہدایت کی۔ ان کی پولس حراست کی میعاد ختم ہونے کے بعد، دہلی پولیس نے چب کو کل دیر رات ڈیوٹی مجسٹریٹ کی رہائش گاہ پر پیش کیا اور سات دن کی تحویل کی درخواست کی۔ چب کی جانب سے ضمانت کی درخواست بھی دائر کی گئی تھی۔ جس کے بعد عدالت نے چب کو ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دیا۔ اس سے قبل 24 فروری کو عدالت نے چب کو چار دن کی پولیس حراست میں بھیج دیا تھا۔ دہلی پولیس کے مطابق، چب نے احتجاج کا انتظام کیا اور مظاہرین کو سامان فراہم کیا۔ اس سے پہلے، 21 فروری کو، عدالت نے یوتھ کانگریس کے چار کارکنوں کو پانچ دن کی پولیس حراست میں بھیج دیا تھا۔ چاروں ملزمان کو 20 فروری کو پرگتی میدان کے بھارت منڈپم میں احتجاج کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا تھا۔ یوتھ کانگریس کے چار مظاہرین جن کو دہلی پولس نے گرفتار کیا وہ کرشنا ہری، کندن یادو، اجے کمار اور نرسمہا یادو تھے۔ دہلی پولیس کے مطابق ان کی گرفتاری سے قبل ہاتھا پائی ہوئی جس میں تین پولیس اہلکار زخمی ہو گئے۔ دہلی پولیس کے مطابق، مظاہرین نے ابتدائی طور پر کالی چھتریوں اور پرنٹ شدہ اسٹیکرز کے ساتھ اے آئی سمٹ کے مقام میں داخل ہونے کا منصوبہ بنایا تھا۔ تاہم، گرفتاری کے خوف سے، انہوں نے اپنا منصوبہ بدل دیا اور پرنٹ شدہ پیغامات والی ٹی شرٹس پہن کر وہاں پہنچے۔ ٹی شرٹس کے اوپر، مظاہرین نے سویٹر اور جیکیٹیں پہن رکھی تھیں۔ بعد ازاں، بھارت منڈپم کے ہال نمبر پانچ پر پہنچ کر مظاہرین نے اپنی ٹی شرٹس اتار دیں اور انہیں ہوا میں لہرانے لگے۔

شرنگیری میں شادی کے عین موقع پر دلہن کا انکار،

شرنگیری:۔ چکمگلورو ضلع کے شرنگیری جمعہ کے روز ایک شادی اُس وقت رک گئی جب دلہن نے ہسے منے (شادی کی رسم کے اسٹیج) پر بیٹھنے سے عین قبل شادی سے انکار کر دیا۔ اس غیر متوقع فیصلے سے دلہا اور اس کے اہلِ خانہ سکتے میں آ گئے جبکہ تقریب میں موجود مہمان حیران رہ گئے۔ اطلاعات کے مطابق شرین گری تعلقہ کے ایک نوجوان اور بالے ہونور کے قریب ایک گاؤں کی نوجوان لڑکی کے درمیان شادی طے پائی تھی۔ تقریباً تین ماہ قبل دونوں کی منگنی بھی ہو چکی تھی اور جمعہ کو مقامی ایدیگا کمیونٹی ہال میں شادی کی تقریب منعقد کی گئی تھی۔ بتایا جاتا ہے کہ منگنی کے بعد دلہن نے دلہا سے کچھ اہم سوالات کیے تھے جن کے تسلی بخش جوابات نہیں دیے گئے۔ مزید یہ کہ دلہا کی والدہ کی بیماری سمیت بعض معاملات کو مبینہ طور پر پوشیدہ رکھا گیا تھا۔ اسی دوران کسی نامعلوم شخص نے دلہن کے گھر پانچ صفحات پر مشتمل ایک خط رجسٹرڈ پوسٹ کے ذریعے بھیجا، جس میں دلہا کے بارے میں مختلف معلومات درج تھیں۔ ان تمام وجوہات کی بنا پر دلہن نے شادی سے انکار کرتے ہوئے تقریب چھوڑ دی۔ واقعہ کی اطلاع ملنے پر محکمہ خواتین و اطفال بہبود کے افسران اور پولیس موقع پر پہنچے اور حالات کا جائزہ لیا۔ تاہم نوجوان خاتون اپنے فیصلے پر قائم رہیں، جس کے باعث شادی منسوخ کر دی گئی۔ تقریب میں ایک ہزار سے زائد مہمانوں کے لیے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا، لیکن شادی رک جانے کے بعد مہمان مایوس ہو کر واپس لوٹ گئے۔ واقعہ علاقے میں موضوعِ بحث بنا ہوا ہے۔

RNI NO:KARURD/2012/42909,
Owner Naseema Banu, Editor and Printer: Mudasir Ahmed, Publisher Mohamed Liyakhat, Published at Aaj Ka Inqalab, Muslim Hostel Complex, 1st Floor, Sir M.V Road, Shimoga 577201,
Printed at Suddi Bharathi Publishers, Opp Kallur Mandli Industrial Area, Hihole Road, Shimoga-577202

الفاظ سے خیال تک (ہر ہفتے ایک نئی کتاب: تبصرہ اور تجزیہ)

Cognitive Development

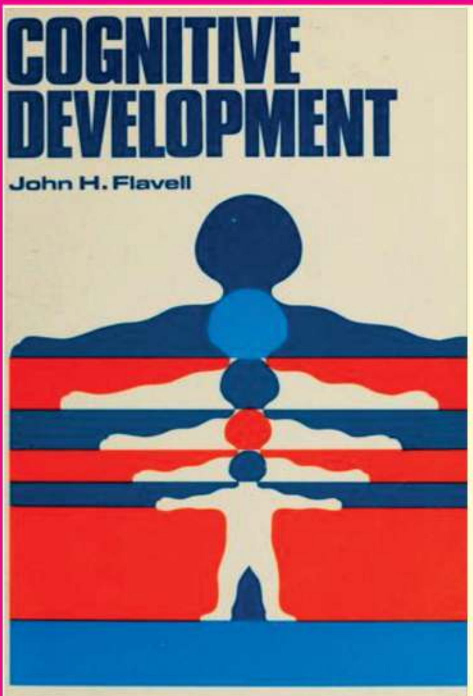

Cognitive Developmentایک مشہور کتاب ہے جو بچوں کی ذہنی اور علمی نشوونما پر مبنی ہے۔ یہ کتاب بنیادی طور پر جان اپچ فلیویل کی تحریر ہے جو ایک امریکی ماہر نفسیات ہیں اور اسٹینفورڈ یونیورسٹی میں پروفیسر رہے ہیں۔ فلیویل کو بچوں کی ذہنی نشوونما کے میدان میں ایک اہم اتھارٹی سمجھا جاتا ہے اور ان کی تحقیق خاص طور پر metacognitionاور پر theory of mindمرکوز رہی ہے۔ کتاب کی پہلی اشاعت 1977 میں ہوئی تھی اور اس کے بعد متعدد ایڈیشن شائع ہوئے۔ چوتھا ایڈیشن 2001 میں شائع ہوا، فلیویل کے ساتھ Patricia H. Millerاور Scott A. Miller کی مشترکہ کاوش ہے۔ یہ ایڈیشن پیرسن پبلشرز سے شائع ہوا اور اس کی لمبائی تقریباً 432 صفحات ہے۔ یہ کتاب بنیادی طور پر انڈر گریجویٹ اور گریجویٹ سطح کے طلبہ کے لیے تیار کی گئی ہے ،لیکن یہ والدین، اساتذہ، سماجی کارکنان اور نفسیات کے پیشہ ور افراد کے لیے بھی مفید ہے۔

کتاب کا بنیادی مقصد بچوں کی سوچنے کی صلاحیتوں کی نشوونما کو سمجھانا ہے اور یہ ایک بگ پکچر نقطہ نظر اپناتی ہے جو علمی نشوونما کے دلچسپ پہلوؤں پر توجہ مرکوز کرتی ہے۔ یہ کتاب نہ صرف نظریاتی بنیادوں کو بیان کرتی ہے بلکہ تازہ ترین تحقیقاتی نتائج کو بھی شامل کرتی ہے جس کی وجہ سے ایک جامع رہنما بن جاتی ہے۔

کتاب میں ایک مربوط موضوعی نقطہ نظر اپنایا گیا ہے، یعنی یہ مختلف علمی شعبوں کو الگ الگ ابواب میں تقسیم کرکے بیان کرتی ہے بجائے اس کے کہ عمر کے مراحل کے مطابق ترتیب دیں، جیسے Piaget کی مراحل کی بنیاد پر تقسیم ہے۔ یہ نقطہ نظر کتاب کو زیادہ لچکدار اور جامع بناتا ہے۔ کتاب کے اہم ابواب اور موضوعات درج ذیل ہیں۔

(1)History, Theory, and Methods

کتاب کا آغاز علمی نشوونما کی تاریخی جڑوں سے ہوتا ہے۔ یہ Jean Piaget، Lev Vygotskyاور دیگر کلاسیکی نظریات کو بیان کرتی ہے اور جدید طریقہ کار جیسے تجرباتی مطالعہ اور نیوروسائنس کو بھی شامل کرتی ہے۔

(2)Infancy and Developmental Psychobiology

اس حصے میں حصہ بچوں کی ابتدائی علمی صلاحیتوں پر توجہ دی گئی ہے، جیسے شیر خواروں کا ادراک (perception) یادداشت اور بنیادی ادراک۔ کتاب میں حالیہ تحقیق کو شامل کیا گیا ہے جو یہ بتاتی ہے کہ شیر خوار بچے کتنی جلدی دنیا کو سمجھتے ہیں۔

(3)Core Areas of Cognitive Development

ادراک اور تصورات (Perception and Concepts) کے موضوعات اس زمرے میں شامل ہیں، جیسے بچے کیسے چیزوں کو پہچانتے اور زمرہ بندی کرتے ہیں وغیرہ۔

استدلال اور مسئلہ کا حل (Reasoning and Problem Solving) یہاں بتایا گیا ہے۔ منطقی سوچ کی نشوونما پر روشنی ڈالی گئی ہے، جیسے Piaget کے مراحل (sensorimotor, preoperational, concrete operational, formal operational) کی تفہیم پیش کی گئی ہے۔

سماجی ادراک اور تھیوری آف مائنڈ (Social Cognition/Theory of Mind) اس زمرے میں بچے کیسے دوسروں کی ذہنی حالتوں کو سمجھتے ہیں، اس پر اظہارِ خیال کیا گیا ہے جو فلیویل کی اپنی تحقیق کا مرکزی موضوع ہے۔

یادداشت (Memory) کی تعریف بیان کرتے ہوئے مختصر اور طویل مدتی یادداشت کی نشوونما کی وضاحت کی گئی ہے ۔زبان (Language) کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے زبان کی حصول اور اس کی علمی نشوونما پر اثرات سمجھائے گئے ہیں۔

(4)Theoretical Balance

کتاب مختلف نظریات کو متوازن طور پر پیش کرتی ہے، جیسے Piaget کی مرحلہ وار نشوونما۔ انفارمیشن پروسیسنگ ماڈل، جو کمپیوٹر کی طرح ذہن کو دیکھتا ہے۔ کنکشنزم، ڈائنامک سسٹمز ،سیاق وسباق، تھیوری چینج، نیو-پیاجیٹین ،ارتقائی، نیوروسائنس اور کنسٹرینٹ نقطہ نظر وغیرہ نظریات کی تھیوریز بیان کی گئی ہیں۔ یہ توازن کتاب کو ایک جامع اور غیر جانبدارانہ کام بنا کر پیش کرتا ہے۔

(5)Socialization, Personality and Social Development

کتاب کے آخر میں سماجی، شخصی اور سماجی ترقی کے موضوعات دیے گئے ہیں جو علمی نشوونما کو سماجی سیاق وسباق میں دیکھتے ہیں۔ کتاب میں ہر باب کے آخر میں خلاصے، نئی بصیرتیں، تنقیدی تجزیے پیش کیے گئے ہیں اور موجودہ اعداد و شمار کی کمیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ یہ کتاب محض ایک انسائیکلو پیڈیا نہیں بلکہ فکر کو ابھارنے کا آلہ ہے، یہ کتاب سوالات اٹھاتی ہے اور مزید تحقیق کی ترغیب دیتی ہے۔

اس کتاب کی خوبیاں یہ ہیں کہ اس میں جامع اور تازہ ترین معلومات شامل کیے گئے ہیں۔ کتاب میں 2001 تک کی تحقیق شامل ہے، جو اس وقت کی جدید ترین تحقیق تھی۔ یہ Piaget کی کلاسیکی تھیوری سے لے کر نیوروسائنس تک کا احاطہ کرتی ہے، جو قارئین کو ایک وسیع تناظر فراہم کرتی ہے۔ کتاب میں توازن اور گہرائی پائی جاتی ہے۔ مختلف نظریات کو متوازن طور پر پیش کیا گیا ہے جو طلبہ کی تنقیدی سوچ ابھارتا ہے۔ کتاب کی زبان آسان اور دلچسپ ہے، جو غیر ماہرین کے لیے بھی قابل فہم ہے۔ یہ کتاب والدین اور اساتذہ کے لیے مفید ہے، کیونکہ یہ بچوں کی سوچنے کی صلاحیتوں کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔ مثال کے طور پر، تھیوری آف مائنڈ کا باب بچوں کی سماجی مہارتوں کو بہتر بنانے میں معاون ہے۔ کتاب میں بہت سے حالیہ (اس وقت کے) حوالہ جات ہیں، جو طلبہ کو مزید مطالعہ کے لیے رہنمائی کرتے ہیں۔ یہ کتاب ڈوپلپمنٹل کا گنیٹو سائیکالوجی کی اچھی ٹیکسٹ بک ہے۔ Goodreads ۔اسے بچوں کی نفسیات کا اچھا تعارفی متن قرار دیا جاسکتا ہے۔

اس کتاب میں چند کمزوریاں بھی محسوس کی جاسکتی ہیں۔ اس کا چوتھا ایڈیشن 2001 کا ہے، جواب 2026 میں قدرے پرانا ہو چکا ہے۔ اس کے بعد علمی نشوونما کے میدان میں بہت سی نئی تحقیقات سامنے آئی ہیں، جیسے AI اور نیورو امیجنگ کی پیشرفت، جو کتاب میں شامل نہیں ہیں۔ اگر آپ تازہ ترین معلومات چاہتے ہیں تو نئی کتابیں جیسے Theories of Developmental Psychology" by Patricia Miller کو ترجیح دیں۔ اس کتاب میں گہرائی کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ کتاب ایک تعارفی متن ہے، لہٰذا کچھ موضوعات پر گہرے تجزیے کی کمی ہے۔ مثال کے طور پر، Piaget کی تھیوری کو تو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، لیکن جدید تنقیدات کم ہیں۔ یہ کتاب مہنگی اور مشکل پڑھنے والی لگ سکتی ہے، یہ کتاب بعض اوقات خشک اور اکیڈمک لگ سکتی ہے جو غیر پیشہ ور قارئین کے لیے تھکا دینے والی محسوس ہو۔

یہاں کتاب Cognitive Development سے متعلق جان اپچ فلیویل کی تحریروں سے منتخب چند اہم اقتباسات پیش کیے جا رہے ہیں۔ یہ اقتباسات فلیویل کے ایک چیپٹر Learning, Remembering, and Understanding سے لیے گئے ہیں، جو علمی نشوونما پر مبنی ہے۔ ہر اقتباس کے ساتھ اس کا اردو ترجمہ اور مختصر مفہوم بیان کیا گیا ہے۔ یہ اقتباسات کلیدی تصورات جیسے حکمت عملیوں کی نشوونما، میٹا کاگنشین، اور یادداشت پر مرکوز ہیں۔

(1)One reflection of this shift is that by the middle seventies, developmental journals were dominated by studies of children's knowledge and use of strategies, particularly those devised in the service of deliberate remembering

اس تبدیلی کی ایک عکاسی یہ ہے کہ ستر کی دہائی کے وسط تک، نشوونما سے متعلق جرائد بچوں کی حکمت عملیوں کے علم اور استعمال پر مطالعوں سے بھرے ہوئے تھے، خاص طور پر وہ جو دانستہ طور پر یاد رکھنے کے لیے تیار کی گئی تھیں۔ یہ اقتباس تحقیق میں تبدیلی کو بیان کرتا ہے جہاں توجہ بچوں کی یادداشت کو بہتر بنانے والی حکمت عملیوں پر مرکوز ہو گئی، جو علمی نشوونما کے میدان میں ایک اہم موڑ تھا۔

(2)It is this form of self-knowledge that Flavell dubbed metamemory

یہ خود شناسی کی یہ شکل ہے جسے فلیویل نے میٹا میوری (metamemory) کا نام دیا۔ یہ اقتباس میٹا میوری (یعنی یادداشت کے بارے میں خود کا علم) کے تصور کو متعارف کراتا ہے، جو میٹا کاگنشین کا ایک اہم حصہ ہے اور بچوں کی یادداشت کی نشوونما کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔

(3)The appearance of strategies is patchy, the propensity to be strategic has not become so ingrained that the child will routinely search for ways to be strategic

حکمت عملیوں کا ظہور ناہموار ہے، حکمت عملی اختیار کرنے کی رغبت اتنی گہری نہیں ہوتی کہ بچہ معمول کے طور پر حکمت عملیوں کی تلاش کرے۔ یہ بیان بچوں میں حکمت عملیوں کی نشوونما کے ناہموار اور ابتدائی مراحل کو واضح کرتا ہے، جو یہ بتاتا ہے کہ چھوٹے بچے ابھی مکمل طور پر حکمت عملی استعمال کرنے کے عادی نہیں ہوتے۔

(4)Strategies and knowledge factors are intimately related. Even the prototypic 'knowledge-free strategy of rehearsal... is influenced by the nature of the material to be rehearsed and the knowledge that the subject has concerning the potential organization of that material

حکمت عملیاں اور علم کے عوامل گہرے طور پر جڑے ہوئے ہیں۔ یہاں تک کہ علم سے آزاد حکمت عملی جیسے دہرانا بھی۔ اس مواد کی نوعیت سے متاثر ہوتی ہے جسے تکرار کیا جائے اور موضوع کے پاس اس مواد کی ممکنہ تنظیم کے بارے میں علم سے۔ یہ اقتباس حکمت عملیوں اور علم کے درمیان گہرے تعلق کو اجاگر کرتا ہے، جو یہ بتاتا ہے کہ یادداشت کی سادہ ترین حکمت عملیاں بھی بچے کے موجودہ علم پر منحصر ہوتی ہیں۔

(5)To be an effective learner, she will need to know something about her own characteristics, her available learning activities, the demand characteristics of various learning tasks, and the inherent structure of materials

ایک موثر سیکھنے والے کے طور پر، اسے اپنی خصوصیات، دستیاب سیکھنے کی سرگرمیوں، مختلف سیکھنے کے کاموں کی مطالباتی خصوصیات اور مواد کی فطری ساخت کے بارے میں کچھ جاننا ہوگا۔ یہ اقتباس موثر سیکھنے کے لیے خود شناسی اور مختلف عوامل کے علم کی اہمیت پر زور دیتا ہے، جو میٹا کاگنشین اور علمی نشوونما کی بنیاد ہے۔ مجموعی طور پر Cognitive Development ایک کلاسک کتاب ہے جو علمی نشوونما کے میدان میں ایک بنیادی رہنما کا درجہ رکھتی ہے۔ یہ کتاب نہ صرف نظریاتی بنیادوں کو مضبوط کرتی ہے بلکہ عملی بصیرت بھی فراہم کرتی ہے، جو اسے طلبہ اور پیشہ ور افراد کے لیے ضروری بناتی ہے۔ اگر آپ بچوں کی نفسیات میں دلچسپی رکھتے ہیں تو یہ کتاب ایک اچھا آغاز ہے، لیکن تازہ ترین ایڈیشن یا اضافی مواد کے ساتھ پڑھیں۔ کیونکہ اس کی خوبیاں اس کی کمزوریوں پر غالب ہیں۔ اگر آپ Piaget یا Vygotsky جیسے نظریات کو سمجھنا چاہتے ہیں تو یہ کتاب ضرور پڑھیں، لیکن جدید تحقیقات کے لیے اضافی وسائل استعمال کریں۔

از:۔ محمد علیم اللہ شریف۔ 9739165273

دسترخوان پر اترتا زہر: زرعی آلودگی، صنعتی فضلہ اور غذائی سلامتی کے بگڑتے قومی تقاضے

کسی بھی ملک کی اصل طاقت اس کی فوجی یا معاشی برتری سے پہلے اس کی غذائی سلامتی میں مضمر ہوتی ہے۔ اگر خوراک محفوظ نہ ہو تو ترقی کے تمام دعوے کمزور بنیادوں پر کھڑے ہوتے ہیں۔ گزشتہ چند برسوں میں ہندوستان میں غذائی اشیاء میں کیڑے مار ادویات کی باقیات، دودھ اور مصالحہ جات میں ملاوٹ، اور پھلوں وسبزیوں میں بھاری دھاتوں کی موجودگی سے متعلق متعدد رپورٹس سامنے آتی رہی ہیں۔ عالمی سطح پر ماحولیاتی تبدیلی، بے ترتیب بارشیں، پانی کی قلت اور صنعتی آلودگی نے زرعی نظام کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ زمین کی زرخیزی میں کمی اور آلودہ آبی ذرائع نے خوراک کی زنجیر میں ایسے عناصر شامل کر دیے ہیں جو انسانی صحت کے لیے سنگین خطرہ بن سکتے ہیں۔

اسی قومی اور ماحولیاتی پس منظر میں بنگلور کے اطراف فروخت ہونے والی سبزیوں کے بارے میں سامنے آنے والی تحقیق ایک اہم دستاویزی حیثیت رکھتی ہے۔ بعض خبریں محض اطلاع نہیں ہوتیں بلکہ اجتماعی ضمیر کو جھنجھوڑنے والی دستک ثابت ہوتی ہیں۔ حالیہ تحقیق کے مطابق مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ کی رپورٹ، جو قومی گرین ٹریبونل کی ہدایت پر تیار کی گئی، اس امر کی نشان دہی کرتی ہے کہ جانچے گئے 72 نمونوں میں سے 19 میں سیسے کی مقدار مقررہ حد سے زیادہ پائی گئی، جبکہ ایک نامیاتی قرار دیے گئے بینگن میں آلودگی کی سطح طے شدہ معیار سے کئی گنا زائد تھی۔ مٹی کے 26 نمونوں میں سے 23 میں آلودہ عناصر کی موجودگی اس بات کا ثبوت ہے کہ مسئلہ سطحی نہیں بلکہ ساختی نوعیت کا ہے۔ مزید تشویش ناک امر یہ ہے کہ بعض سبزیوں میں ایسی زہریلی دوا کے آثار بھی ملے جن پر ملک میں پابندی عائد کی جا چکی ہے۔

یہ اعداد و شمار محض تجربہ گاہوں کی فائلوں میں درج سطریں نہیں بلکہ شہری زندگی کے اس تضاد کی عکاسی کرتے ہیں جس میں ترقی

کی رفتار اور ماحولیاتی توازن ایک دوسرے سے متصادم دکھائی دیتے ہیں۔ بنگلور، جو کبھی جھیلوں اور سرسبز فضا کا استعارہ سمجھا جاتا تھا، آج پانی کے بحران، زیر زمین ذخائر کی کمی اور بے ہنگم شہری توسیع کا سامنا کر رہا ہے۔ ایسے حالات میں مضافاتی علاقوں کے کسان جب آبپاشی کے لیے صاف پانی سے محروم ہوتے ہیں تو غیر صاف شدہ فضلہ پانی استعمال کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ یہ انتخاب عیش کا نہیں بلکہ بقا کا تقاضا ہوتا ہے، مگر جب یہی پانی مٹی میں سرایت کر کے سبزیوں کے ریشوں تک پہنچتا ہے تو اس کا اثر شہری دسترخوان پر ظاہر ہوتا ہے۔

اس مسئلے کو محض ایک شہر تک محدود سمجھنا حقیقت سے چشم پوشی کے مترادف ہوگا۔ ملک کے دیگر شہری مراکز میں بھی صنعتی فضلہ، نکاسی آب کے ناقص نظام اور زرعی زمینوں کی قربت کے باعث اسی نوعیت کے خدشات سامنے آتے رہے ہیں۔ شہری پھیلاؤ نے زراعت اور صنعت کو ایک دوسرے کے قریب لا کھڑا کیا ہے، جہاں نگرانی اور منصوبہ بندی کی معمولی سی کوتاہی بھی وسیع سماجی اور طبی اثرات مرتب کر سکتی ہے۔

اس تمام صورت حال میں صرف کسان کو موردِ الزام ٹھہرانا نہ منصفانہ ہے اور نہ حقیقت پسندانہ۔ بنیادی سوال یہ ہے کہ نگرانی کا مربوط نظام کہاں ہے؟ کیا منڈیوں میں داخل ہونے والی سبزیوں کی باقاعدہ جانچ کا مؤثر ڈھانچہ موجود ہے جو ہر کھیپ کو معیار کی کسوٹی پر پرکھ سکے؟ اگر ممنوعہ ادویات کے آثار سامنے آ رہے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ پابندی کے نفاذ میں کمزوری ہے یا نگرانی کے نظام میں خلا موجود ہے۔ انتظامی غفلت اور منڈی کے دباؤ کے درمیان کسان سب سے کمزور حلقہ بن جاتا ہے اور صارف خاموش متاثرہ فریق۔

طبی ماہرین کے مطابق سیسہ خصوصاً بچوں کی ذہنی نشوونما پر منفی اثر ڈال سکتا ہے، گردوں اور دل کے امراض کو بڑھا سکتا ہے، جبکہ بعض زہریلی ادویات اعصابی نظام، ہارمون کی ترتیب اور طویل المدت صحت پر گہرے اثرات مرتب کرتی ہیں۔ اس خطرے کی سنگینی اس لیے بھی بڑھ جاتی ہے کہ اس کے اثرات فوری طور پر ظاہر نہیں ہوتے بلکہ بتدریج جسم میں جمع ہو کر صحت کو متاثر کرتے ہیں۔ یوں شہری آبادی ایک ایسے خاموش بوجھ کو برداشت کر رہی ہے جس کا شمار کسی معاشی تخمینے میں شامل نہیں۔

یہ مسئلہ صرف صحت کا نہیں بلکہ اعتماد کا بھی ہے۔ جب صارف منڈی سے سبزی خریدتا ہے تو وہ ایک غیر تحریری یقین کے ساتھ خریداری کرتا ہے کہ یہ غذا اس کی زندگی کو سہارا دے گی، نقصان نہیں پہنچائے گی۔ اگر یہ اعتماد مجروح ہو جائے تو اس کے اثرات معیشت، زراعت اور سماجی تعلقات تک پھیلتے ہیں۔ نامیاتی (آرگینک (یا دیسی کے عنوان سے فروخت ہونے والی اشیاء بھی اس وقت تک محفوظ قرار نہیں دی جا سکتیں جب تک مٹی اور پانی کا معیار یقینی نہ ہو۔ اس لیے مسئلے کی جڑ زمین اور پانی کے نظم ونسق میں پوشیدہ ہے۔

شہری منصوبہ بندی، صنعتی فضلہ کے مؤثر انتظام، زرعی رہنمائی اور منڈی کی سخت نگرانی کو ایک جامع حکمت عملی کے تحت مربوط کرنا ناگزیر ہے۔ فضلہ پانی کی مناسب صفائی کے بغیر اس کے زرعی استعمال کی اجازت دینا مستقبل سے بے اعتنائی کے مترادف ہے۔ کسانوں کو محفوظ متبادل ادویات، تربیت اور معاشی معاونت فراہم کرنا ضروری ہے تا کہ وہ مجبوری میں نقصان دہ طریقے اختیار نہ کریں۔ منڈیوں میں باقاعدہ نمونہ گیری اور نتائج کی عوامی اشاعت شفافیت اور اعتماد کو مضبوط بنا سکتی ہے۔ شہریوں میں بھی آگہی کی ضرورت ہے کہ خوراک کی صفائی، موسمی پیداوار کو ترجیح اور ذمہ دارانہ خریداری کے رجحانات خطرات کو کسی حد تک کم کر سکتے ہیں۔

خوراک کی سلامتی کوئی وقتی مہم نہیں بلکہ مسلسل نگرانی، اصلاح اور اجتماعی عزم کا تقاضا کرتی ہے۔ اگر اسے محض خبروں تک محدود رکھا گیا تو مسئلہ برقرار رہے گا۔ ترقی کو ماحولیاتی توازن کے ساتھ ہم آہنگ کرنا ہی پائیدار راستہ ہے، ورنہ وہی زمین جو رزق دیتی ہے، بیماری کا ذریعہ بن سکتی ہے۔

معاشرہ صرف عمارتوں اور شاہراہوں سے نہیں بنتا بلکہ اس غذا سے تشکیل پاتا ہے جو اس کے جسموں اور اذہان میں داخل ہوتی ہے۔ اگر یہ غذا مشتبہ ہو جائے تو ترقی کا تصور بھی کمزور پڑ جاتا ہے۔ اس لیے لازم ہے کہ حکومت، ماہرین، کسان اور شہری سب مل کر اس مسئلے کو الزام تراشی کے بجائے اصلاح اور احتساب کے موقع کے طور پر دیکھیں۔ اگر کامل حل فوری طور پر ممکن نہ بھی ہو تو بھی اصلاح کی جستجو اور اجتماعی عزم ہی آگے بڑھنے کا راستہ فراہم کرتا ہے۔

از: عبدالحلیم منصور۔ بنگلورو

رمضان المبارک نیکیوں کا مرکز

اللہ تعالیٰ کی کیا ہی عجیب وغریب کرشمہ سازی اور مومنوں کے ساتھ حکمتِ عملی ہے کہ جوں ہی ہلالِ رمضان آسمان کے اُفق پر نظر آیا اُسی شب ہی سے ماہِ رمضان کا افتتاح دو چیزوں سے کروادیا ، یہ دونوں چیزیں تمام اعمالِ خیر اور اعمالِ برّ (نیک اعمال) کی روح ہیں ، یعنی ایک تلاوتِ قرآن دوسری نمازِ تراویح ہے ، یہی دو چیزیں ہیں جس سے مومنوں کو قربِ خداوندی اور اللہ تعالیٰ سے وصال (ملاقات) کی لذّت اور دولت میسّر آتی ہے ، نمازِ تراویح سے تو اللہ تعالیٰ کا انتہائی وقرب حاصل ہوتا ہے یعنی بندۂ مومن اس نمازِ تراویح سے اللہ تعالیٰ کے بہت قریب ہوجاتا ہے ، چونکہ قرآن اور حدیث میں صراحت کے ساتھ بارگاہِ خداوندی میں سجدہ ہی کو اللہ تعالیٰ سے قربت کا ذریعہ بتایا گیا ہے جو نماز کے ارکان کا اصل مقصود ہے ۔ چنانچہ ارشادِ قرآنی ہے "وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ" سجدہ کرو اور قریب ہوجاؤ ۔ ارشادِ نبویؐ ہے کہ اِنَّ اَقْرَبَ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَہُوَ سَاجِدٌ اَوْ کَمَا قَالَ یعنی بندہ اپنے رب سے بے انتہاء قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ خدا کے سامنے سجدہ ریز ہو" اور اللہ تعالیٰ کا قرب اتصال ہے یعنی اللہ سے مل جانے کی دلیل ہے ، کیونکہ حدیثِ نبویؐ میں صراحت کے ساتھ بتایا گیا ہے کہ سجدہ کی حالت میں بندۂ مومن کا سر اللہ کے قدموں میں گِر پڑتا ہے ، پس اقربیت یعنی کامل درجہ کی قُربت اور نزدیکی اللہ تعالیٰ سے نمازِ تراویح کے ذریعہ ملی اور پھر اس کامل قُربت کو مکمل کیا گیا روزانہ تراویح کے چالیس سجدوں سے کیونکہ تراویح کی سب رکعتوں میں چالیس سجدے ہوتے ہیں اور چالیس کے عدد کو کسی چیز کے مکمل کرنے اور باا‌ثر بنانے میں خاص دخل ہے ۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ کو جب توراۃ دینے کا وقت آیا تو چالیس دن کا چِلّا کرا کے غیب کی باتوں کے ساتھ مناسبت اور اُنسیت پیدا کی گئی اور حدیثِ رسولؐ کے مطابق قلب سے حکمت کے چشمے پھوٹ نکلے یعنی قلب کی ایک خاص علمی تکمیل کے لئے چالیس دن کا مخلصانہ عمل تجویز فرمایا گیا ، رسولِ اکرمؐ کو بھی جب نبوت سے سرفراز فرمایا گیا تو آپؐ کی عمرِ مبارک بھی چالیس برس کی تھی ، رسولِ اُمّیؐ جب پچیس سال کی عمر میں شباب وجوانی کی رعنائیوں کے دور میں نکاح کرنے کا ارادہ فرماتے ہیں تو آپؐ کا پاکیزہ انتخاب بھی انوکھا ہوتا ہے وہ مکّہ کے شوخ وبیباک دوشیزاؤں اور حسینوں کو ذرا سا بھی خراج نگاہ دینے کے بجائے انتخاب فرماتے ہیں تو ایک پاک بازو پارسا چالیس سالہ معمّر خاتون خدیجہؓ بنتِ خُویلد کا جو ایک بیوہ عورت ہیں ، شباب کی دہلیز پار کرچکی ہیں ، حضرتِ یونسؑ کو بھی اللہ تعالیٰ نے چالیس دن تک مچھلی کے پیٹ میں رکھا ، حضراتِ صوفیائے کرام نے بھی اسی سے چِلّہ کشی کا اُصول اپنایا ، تو اس چالیس کے عدد میں بہت سے راز اور حکمتیں پوشیدہ ہیں اسی لئے رمضان کی تراویح میں بھی روزانہ چالیس سجدے مسلسل ادا کروائے جاتے ہیں ۔

پھر نمازِ تراویح میں چالیس سجدوں کو بے اثر اور بے نتیجہ نہیں چھوڑا گیا ، بلکہ اُس کے ساتھ کاملِ وصال (یعنی اللہ سے ملنے کو) کا راستہ تراویح میں تلاوتِ قرآن سے کیا گیا ، کیونکہ حدیثِ رسولؐ میں قرآن کو اللہ کے باطن کی چیز فرمایا گیا ہے ارشادِ نبویؐ ہے " تَبَرَّکْ بِالْقُرْآنِ فَاِنَّہٗ کَلَامُ اللّٰہِ وَخَرَجَ مِنْہُ اَوْ کَمَا قَالَ " قرآن سے برکت حاصل کرو کیونکہ کے وہ اللہ کا کلام ہے جو اُس کے اندر سے نکل کر آیا ہے " اس سے یہ بات سامنے کھل کر آ گئی کہ قرآن اللہ کے اندر سے نکلی ہوئی چیز ہے جو تلاوت کے ذریعہ ہمارے اندر پہنچ جاتی ہے یعنی اللہ کے باطن سے چلتی ہے اور ہمارے باطن میں پہنچ جاتی ہے ، جس سے اللہ اور بندے کے درمیان باطنی تعلق اور رابطہ پیدا ہوجاتا ہے ۔ پھر ایک دوسری حدیث میں تلاوتِ قرآن کو " محادثۃ مع اللہ " یعنی اللہ سے باتیں کرنا بتلایا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ بات کرکے متکلّم اور مخاطب اپنا اپنا مافی الضمیر دوسرے تک پہنچادیتے ہیں ، جسے اللہ تعالیٰ کی علمی قربت ہونے کی انتہائی منزل اور درجہ کہنا چاہئے ۔ بس تلاوتِ قرآن کے ذریعے ہمارا اور اللہ کے باطن کا میل ملاپ اور رابطہ کچھ اس شان سے ہوجاتا ہے کہ اس سے زیادہ اللہ سے ملاپ اور تعلق کی دوسری صورت نہیں ہوسکتی کیونکہ جسمانی میل ملاپ اور تعلق صرف بدن کے مل جانے کی حد تک ہوتا ہے ، ایک جسم دوسرے جسم میں سما نہیں سکتا ، گو جسمانی ملاپ وتعلق بھی سطحی اور عارضی ہوتا ہے لیکن روحانی ملاپ اور رابطہ بلکہ اُس سے بھی بڑھ کر علمی ملاپ اور رابطہ جو روح کی بھی روح ہے ایک ایسا مکمل تعلق بندہ اور خدا کے مابین ہے کہ جسمانی تعلق ورابطہ بجائے خود ہے ، روحانی ملاپ وتعلق بھی اس علمی رابطہ اور تعلق کا مقابلہ نہیں کرسکتا ۔ اگر اس ملاپ اور تعلق کو دیکھا جائے تو یہ بھی ایک وسیلہ ہی ہے اصل مقصد اللہ کے نزدیک قبولیت ہے ، نہ کے محض تعلق اور رابطہ ، اگر تعلق ورابطہ اللہ کے ساتھ ہو مگر یہ قبول نہ ہو تو ایسا تعلق ورابطہ بیکار و بے سود ہے ، تراویح کی نماز اور اُس میں تلاوتِ قرآن اور ہر دن چالیس سجدوں کی بارگاہِ خداوندی میں ادائیگی یہ اللہ اور بندۂ مومن کے درمیان تعلق اور رابطہ کا بہت اہم اور مؤثر ذریعہ ثابت ہوا ۔

نمازِ تراویح میں سورۂ فاتحہ

نمازِ تراویح میں جب کہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت ضروری ہے اور ہر رکعت میں ضروری ہے ، سورۂ فاتحہ کی ہر ایک آیت پر اللہ کی طرف سے قبولیت کا بروقت اعتراف واعلان کیا جاتا ہے چنانچہ بندہ جب **الحمد للہ رب العالمین** کہتا ہے تو فوراً اللہ تعالیٰ جواب دیتے ہیں **حَمِدَنِی عَبْدِی** (یعنی میرے بندے نے میری تعریف کی) بندہ کہتا ہے **الرحمٰن الرحیم** تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِی (میرے بندہ نے میری تعریف وصفت بیان کی) جب بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مَجَّدَنِیْ عَبْدِی (میرے بندہ نے میری بزرگی بیان کی) پھر جب بندہ کہتا ہے **ایاک نعبدہ و ایاک نستعینتو** ، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہٰذَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِی (یہ میرے اور بندہ کے درمیان کا معاملہ ہے) جب بندہ سوال کرتا ہے اھدنا سے آخر تک پڑھ جاتا ہے تو فوراً اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں **وَلِعَبْدِی مَاسَأَلَ** (میرے بندہ کے لئے سب کچھ حاضر ہے جو اُس نے مجھ سے مانگا) تو یہ بروقت اعتراف واقرار اور بندہ کو اپنا کہہ کر اِس بات کو سراہنا ہی قبولیت کی دلیل ہے جس کیلئے بندے اللہ تک پہنچنے کی تمنا کرتے ہیں ۔

لہٰذا تراویح اور تلاوت میں ابتدائی مرتبہ اللہ سے قریب تر ہوجانے کا ہے جو نماز سے حاصل ہوتا ہے پھر اللہ کے قرب سے اللہ تک پہنچنے کا مرتبہ ہے جو تلاوتِ کلام اللہ سے حاصل ہوتا ہے ، پھر اللہ تک رسائی ہوجائے تو پھر اللہ کے نزدیک قبولیت اور رضائے خداوندی کا درجہ ہے جو کلامِ اللہ کی خاص تلاوت کے مکالمہ سے حاصل ہوتا ہے غرض نمازِ تراویح اور تلاوتِ قرآن پاک کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے ہم نشینی ، معانقہ اور مکالمہ خدا اور بندے کے درمیان رضا کی دولت حاصل ہوجاتی ہے ، جس کے بعد بشری وانسانی عروج اور کمال کا کوئی اور مقام نہیں ۔

رمضان کے دنوں میں صیام کا حکم

لیکن نظر اس بات کی طرف بھی کیجئے کہ جہاں رمضان کی راتوں میں قیام یعنی نمازِ تراویح وتلاوت سے اللہ تک رسائی اور قبولیت عنداللہ کی لذّات وانعامات سے بندۂ مومن کو سرفرازی کی دولت سے نواز دیا جاتا ہے وہیں اس مبارک ماہ کے " دنوں " میں نفسِ انسانی کی ہوسنا کیوں ، نفس پرستیوں اور نفسانی لذّتوں کو بھی پوری قوت وشدت سے ترک کرایا جاتا ہے ، کھانا ، پینا بھی ترک ، مقاربتِ نسواں بھی بندہ یہاں تک کے ان شہوانی خیالات وتصورات کی لذّتوں سے بھی دور رکھا گیا ہے کیوں ؟ وہ محض اس لئے کے راتوں کی غیر معمولی اللہ تعالیٰ تک رسائی اور قبولیت عنداللہ کی لذّت جو نمازِ تراویح سے اور تلاوتِ کلام اللہ کے پڑھنے اور سننے سے ملی تھی وہ بغیر ان ایام میں کھانا پینا اور قربت و شہوت کے شدّت کے ساتھ چھڑائے اور منع کئے بغیر ناممکن تھا ، مثلاً اگر کوئی شخص گرمی کی شدّت بھوک وپیاس سے بچنے کے لئے روزہ نہ رکھے مگر پابندی سے نمازِ تراویح اور تلاوتِ کلام اللہ کو پابندی سے پڑھتا رہے تو ہرگز ایسے بندۂ مومن کو اللہ کا قرب اور قبولیت کی دولت حاصل نہ ہوگی ، اس کے لئے رمضان کے ایام یعنی دنوں میں کھانا پینا وغیرہ سختی کے ساتھ چھوڑ دینا پڑے گا ۔

رمضان کے مہینے میں دن بھر روزہ کے ذریعہ جو حلال چیزوں کو بھی سختی کے ساتھ چھڑوا دیا جاتا ہے تو اس سے نفسِ انسانی کو مانجھا اور صاف کیا جاتا ہے اور رات میں اس صاف شدہ برتن پر تلاوتِ کلام اللہ اور نمازِ تراویح کے ذریعے قلعی کی جاتی ہے جس سے نفسِ انسانی چمک اُٹھتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی قربت و قبولیت اور رسائی حق سے انوارِ خداوندی بندۂ مومن کی طرف منتقل ہونے لگتے ہیں گویا نفس انسانی میں نفسِ رحمان نظر آنے لگتا ہے ۔ لہٰذا ماہِ رمضان جیسے " بر " یعنی نیکی وسعادت کا مہینہ ہے ویسے ہی " تقویٰ " کا مہینہ ہے ۔

ماہِ رمضان تقویٰ کا مہینہ

قرآنِ حکیم میں جب رمضان کے روزوں کا ذکر کیا تو رمضان کا سب سے بڑا نتیجہ اور مقصد تقویٰ بتلایا ہے " یآیّہا الذین امانوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم للعلکم تتقون " ترجمہ : اے ایمان والوتم پر روزے فرض کئے گئے جیسے تم سے پچھلوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم متقی بن جاؤ " جب خود ماہِ رمضان کا ذکر کیا گیا جس میں دنوں کے ساتھ راتوں کو بھی شامل کیا گیا ہے تو نزولِ قرآن کا حوالہ دیتے ہوئے رمضان کا سب سے بڑا مقصد و نتیجہ اور حاصل ، دلائل کا نور ، ہدایت کا نور اور معرفت کا نور ظاہر فرمایا جو حقیقت میں انسانی نفس کی چمک دمک اور قلعی سب سے اعلیٰ اور مستحکم سامان ہے ، فرمایا گیا " رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کریم اُتارا گیا جو انسانوں کے لئے ہدایت کے کھلے دلائل کا مجموعہ اور حق وباطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے " گویا روزہ کا ماحصل " تقویٰ " اور ماہِ صیام کا ثمرہ " برّ " یعنی نیکی نکلا تو اس طرح قرآن کریم سے ماہِ رمضان " برّ وتقویٰ " کا مہینہ ثابت ہوا جس سے " اثم اور عدوان " کا خاطر خواہ خاتمہ ہوجاتا ہے ، یعنی گناہوں اور سرکشی کا دروازہ بند کردیا جاتا ہے یہاں تک کہ گناہ ، سرکشی اور سرمستی کے چشمے سوکھ جاتے ہیں اور نفسِ انسانی کا دانہ پانی بالکل بند ہوجاتا ہے ، گناہ ، سرکشی ، طغیانی اور خدا کی نافرمانی پر اُبھارنے والے شیاطین قید کردئے جاتے ہیں ۔ ظاہر ہے کہ اس دانا دشمن کے اسیر ہوجانے پر سرکشی وطغیانی اور گناہ سرزد ہونے کا دروازہ ہی بند ہوجانا قدرتی تھا ۔ اس لئے روزہ و تلاوت ، تراویح یعنی صیام وقیام کی آپسی مناسبت اور ایک دوسرے کا رابطہ وتعلق بھی واضح ہوگیا کہ ایک " تخلیہ " کا مقام ہے یعنی روزہ جو انسان کو نفس کی رذالت وذلّت سے پاک و صاف کرتا ہے دوسرا مقام " تحلیہ " ہے یعنی قرآن وتراویح جو نفسِ انسانی کو چمک دار اور نورانی بناتا ہے اسی کو تحلیہ کہا جاتا ہے ۔

صیام وقرآن کی قیامت کے روز شفاعت

قیامت کے دن صیام وقرآن کی شفاعت کو حدیث میں فرمایا گیا ہے جس کے روای حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ہیں ۔ حدیث کے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت کے دن روزہ وقرآن دونوں مل کر بندۂ مومن کی شفاعت کریں گے ۔ روزے کہیں گے کہ یا اللہ ہم نے دن بھر اس بندہ کو کھانے پینے اور شہوانی لذتوں سے محروم کررکھا تھا لہٰذا اس کے حق میں ہماری شفاعت کو قبول فرما ، قرآن کہے گا یا اللہ ! میں نے اس بندہ کو راتوں میں نیند اور آرام کرنے سے محروم رکھا لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما ، ظاہر ہے کہ ان دونوں کی شفاعت کا انجام سوائے شفاعت کو قبول کرلینے کے دوسرا ہونہیں سکتا کیونکہ قرآن کلام الٰہی اور صفت خداوندی ہے ۔ تو اس کی شفاعت ایک صفت الٰہی کی شفاعت ذات سے ہے ، جو ذات سے بالکل جدا نہیں اس لئے یوں کہا جاسکتا ہے کہ اللہ رب العزت خود ہی اپنی بارگاہ میں شفاعت فرمائیں گے ۔ تو بھلا کون ہے جو اس شفاعت کو رد کرسکے ؟ ادھر روزے کو تمام عبادتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنی چیز فرمایا ہے کہ " میں خود روزہ کا بدلہ دوں گا " ظاہر بات ہے کہ اپنی چیز کو اپنا کہہ کر کون بے آبرو اور محروم کرسکتا ہے ۔ کہ اسے رد کردیا جائے ، بدلہ وجزا نہ دینے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ، اس لئے قیامت کے روز صیام وقرآن کی شفاعتیں یقینی ہیں رد ہونے کی کوئی وجہ نہیں ۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ رمضان المبارک کا سب سے بڑا ثمرہ ونتیجہ تقویٰ ہی ٹھہرا اس لئے یہی تقویٰ کا مادہ پورے سال کی عبادات وطاعات کا مادہ ہے ۔ جو رنگ بدل بدل کر مختلف عبادتوں میں ظاہر ہوتا رہتا ہے ۔ گویا سال بھر کی مختلف عبادتیں اور " برّ وتقویٰ " کے مختلف مظاہرے اسی ماہِ رمضان کے صبر واستقامت کا فیض ہوتے ہیں ، اللہ تعالیٰ ہمیں رمضانِ کریم کے فیوض وبرکات سے مالا مال فرمائے اور اس کی عبادات وطاعات اور نیکیوں کے مرکز سے پورا پورا استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے ، قیامت کے دن ہمیں صیام وقرآن کی شفاعت نصیب فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین ورحمۃ للعلمین ونبی الاولین والآخرین ونبی الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم ۔

اولاد کی تربیت اور ماں باپ کا کردار

اولاد اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت اور امانت ہے ، اور اس امانت کی بہترین تربیت والدین کی اولین ذمہ داری ہے ۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ، اے ایمان والو ! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ (سورۃ التحریم 6) اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ والدین پر اولاد کی دینی اور اخلاقی

تربیت فرض ذمہ داری ہے ۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ، تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا (بخاری ومسلم) ۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین اپنی اولاد کے اخلاق ، عادات اور تربیت کے بارے میں جواب دہ ہیں ۔

والدین کو چاہیے کہ بچوں کے سوالات کو توجہ سے سنیں اور محبت وحکمت کے ساتھ رہنمائی کریں ۔ بچوں کی غلطیوں پر مذاق اڑانے یا نظر انداز کرنے کے بجائے پیار سے اصلاح کرنا ضروری ہے ، کیونکہ سختی اور تضحیک بچے کے دل میں ضد اور بے ادبی پیدا کرسکتی ہے ۔

خاص طور پر اگر بچہ اپنے والد کے دوستوں یا بڑوں کے بارے میں طنز کرے ، الزامات لگائے ، یا " دیوانہ " جیسے نامناسب الفاظ استعمال کرے تو یہ تربیت میں کمی کی علامت ہے ۔ اگر والدین اس پر خاموش رہیں یا ہنس دیں تو بچہ اسے درست سمجھنے لگتا ہے ۔ بعد میں یہی عادت اسے دوسروں کی بے عزتی اور حتیٰ کہ والدین کی نافرمانی تک لے جاسکتی ہے ۔

اس لیے والدین کو چاہیے کہ فوراً نرمی کے ساتھ بچے کو ادب ، بڑوں کا احترام ، اور گفتگو کا صحیح طریقہ سکھائیں ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی عزت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں (ترمذی) ۔ یہ حدیث بچوں کو ادب اور احترام سکھانے کی اہمیت کو واضح کرتی ہے ۔

اگر ابتدائی عمر میں صحیح تربیت ، دینی تعلیم ، اور اچھا اخلاق سکھایا جائے تو بچہ معاشرے کا مفید اور با اخلاق فرد بنتا ہے اور والدین کے لیے صدقۂ جاریہ بن جاتا ہے ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اولاد کی بہترین تربیت کرنے اور انہیں باادب وبااخلاق بنانے کی توفیق عطا فرمائے ۔

از : ۔ ایم اے ایم جاوید ، گوپال شیموگہ ۔ 9964950950

فی زمانہ انسانی معاشرے میں کینسر جیسے مہلک اسقام تیزی سے کیوں پھیل رہے ہیں ؟

فون ٹاورز (موبائل کے ماسٹ) سے نکلنے والی ریڈیو فریکوئنسی شعاعوں کے سامنے آنے والے درختوں میں واضح نقصان دیکھا گیا ہے ۔ محققین نے پایا کہ جب یہ شعاعیں 50 مائیکروواٹ فی مربع میٹر سے زیادہ ہو جائیں تو ٹاور کی طرف والے حصے کے درختوں میں شاخیں سوکھنے لگتی ہیں اور پتوں کا رنگ بدل جاتا ہے ۔

سائنس جریدہ Science of the Total Environment میں شائع ہونے والی اس تحقیق میں 60 درختوں کی نشاندہی کی گئی جو متاثر ہوئے تھے ، جبکہ کم شعاعوں والے علاقوں کے درخت صحت مند رہے ۔ وقت کے ساتھ یہ نقصان صرف ایک طرف سے بڑھ کر پورے درخت کے اوپر (کاؤن) تک پھیل جاتا ہے ۔ یہ تحقیق اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ برقی مقناطیسی شعاعوں کی کم مقدار بھی آہستہ آہستہ قدرتی ماحول کو نقصان پہنچاسکتی ہے ۔

اسلامی ایمان ویقین رب کائینات کے ، ہر ذی روح کو اس کے لئے رزق لکھ دیئے جانے اور رزق پہنچانے کے اسکے وعدے باوجود ، سوائے تمام جانداروں کے اشرف المخلوقات لقب دیئے گئے ہم انسان اپنے لئے رزق حصول کی جو جدوجہد کرتے پائے جاتے ہیں وہ اس بات کے ضامن وشاھد ہے کہ انکے لئے قدرت کی طرف سے رزق متعین کئے گئے حکم ربانی کا گویا انہیں یقین کامل ہی نہیں ہے ۔ برقی مقناطیسی شعاعوں کے درختوں پر اثرات بد کا یہ حال ہے تو پھر ان موذی خطرناک شعائیں انسانی جسم کو کس قدر متاثر کرتی ہونگی ؟ پھر کیوں یہی برقی مقناطیسی شعاعیں پھیلانے والے قوی الحبثہ ٹاورز انسانی بستیوں میں رہائشی عمارتوں کے اوپر کیا کرر ہے ہیں ؟ وہ درخت تو مجبور ہیں ، خالق کائینات نے انہیں تو یہ اختیار نہیں دیا ہوا ہے کہ انہیں سقم زد مائل موت کی طرف لیجاتے انسانی ان حرکتوں پر احتجاج کرسکیں ، لیکن ہم تمام جانداروں میں ، خالق کائینات ہی کی طرف سے ، سب سے بہترین مخلوق قرار دیئے گئے ہم جدت پسند اعلی تعلیم یافتہ انسان ، آخر کیوں کچھ ہزار روپیوں کے لئے ، ہم انسانوں کو کینسر جیسے سقم کا شکار کئے تل تل مرتے ہلاکت کی طرف بڑھتے قدموں سے مائل موت سفر کرتے دیکھنا پسند کرتے ہیں ؟ ہر انسانی جسم میں مختلف بیماریوں سے لڑنے والی قوت مدافعت سیلف ایمیون سسٹم جدا جدا ہوتی ہیں ۔ کسی کو معمولی ٹھنڈی ہوا کا جھونکا مائل بخار وزکام کیا کرتا ہے لیکن انکے اطرف کے بہت سارے انسان اسی ماحول وپس منظر میں بھی صحت یاب رہتے ہیں ، بالکل اسی طرح اپنے گھروں پر ایسے موبائل ٹاور لگائے انسان ، اس لگے ٹاور سے ملنے والی رقوم سے قوت مدافعت افضاء اغذیہ کھائے یا مخصوص دوائی استعمال کئے خود کو کینسر جیسے خطرناک سقم سے محفوظ رکھتے ہونگے لیکن اس ٹاور لگے گھر کے آس پاس آباد عام انسان اپنی کمزور قوت مدافعت جسم میں ، کینسر جیسے موذی سقم سے لڑنے اور انہیں کینسر سے بچانے میں ناکام کینسر جیسے موذی اسقام سے شکار ہوتے تل تل مر رہے ہیں ۔

پرندوں میں چالاک پرندہ مشہور کوا جب اپنے برداری کے کسی کوئے کو بظاہر کسی ظاہری سبب کے مردہ حالت میں پاتا ہے تو کیوں کائیں کائیں آواز دیئے ، کوئے فیملی کے اور کوؤں کو جمع کئے ۔ اس مرے ہوئے کوے کے مرنے کے اسباب کو ڈھونڈنے کی کوشش کرتے پائے جاتے ہیں ؟ تا کہ اس کوئے کے مرنے والے سبب موت سے ، کوئے نسل کو بچائے رکھ سکیں ؟ ہم اعلی تعلیم یافتہ انسانوں کو اپنی آل کی پرورش کرنے میں اتنی فرصت کہاں ؟ کہ وہ اپنے ساتھی انسان کے مرنے کے اسباب کینسر جیسا سقم اس انسان میں آیا کیسے ؟ یہ تحقیق کرسکیں ۔ ان موبائل ٹاورز کے علاوہ تادیر سوپر مارکیٹ شیلف زندگانی بڑھائی ہوئی دیدہ زیب اغذیہ بھی تو انسانی زندگی کو خطرے میں ڈالنے کا ایک بڑا سبب ہیں ۔ اسی لئے تو اعلی تعلیم یافتہ تجربہ کار ڈائیٹیشین ، امراء وشرفاء قوم کو دوائی صنعت مافیا کی طرف سے دیدہ زیب خوبصورت انداز پیش کی جانے والی تمام اغذیہ ، غرباء کی شکر مشہور گڑ کے مقابلے چمکتے ذراتی سفید تر شکر ، خالص قدرتی مختلف تیل وگھی کے مقابلے اعلی تعلیم یافتہ ڈاکٹروں کی شہادتی سرٹیفکیٹ کے ساتھ اسواق میں بیچی جانے والے مختلف اقسام پالمولین ریفائینڈ آئل اور زیادہ پیسے کمانے کی ہوڑ میں اجناس کو سوپر مارکیٹ شیلف لمبی زندگانی بخشتے کیمیکل سے گزارے کئے پیک فوڈ نیز جینیاتی تبدیل شدہ ترکاری وفروٹ بھی انسانی معاشرے میں کینسر تھائیروائڈ ، ہیپاٹائیٹس جیسے مہلک تر اسقام پھیلانے والے تمام اغذیہ استعمال سے بچاتے پائے جاتے ہیں ۔

کوئے نسل کو انہیں متنبہ کرنے والے اعلی تعلیم یافتہ بڑے کالجز یونیورسٹیز اور تحقیقی ادارے تو مہیا نہیں ہیں پھر بھی وہ ارتقائی صلاحیت خداداد سے ، اپنی نسل کو بچاتے پائے جاتے ہیں ۔ بنسبت ان کوؤں کے ہم انسانوں کے اعلی تعلیم یافتگان سائینس دان طبقہ ، ہر اچھی بری چیز پر تحقیق کئے ہم انسانون کو وقت وقت سے متنبہ کرتے رہتے ہوئے بھی ہم کچھ زیادہ عقل وفہم کا اظہار کئے ، وقت فائیدے کے کچھ ہزار روپئیے ہر ماہی آمدن کیلئے مضر صحت انسانی موبائل ٹاورز کو اپنے گھروں کے اوپر لگائے پائے جاتے ہیں اور سائنسدانوں ڈائیٹیشین کی طرف سے متنبہ فرمودات اعلانات باوجود وقتی سہل پسندی کی وجہ یا کچھ پیسے بچانے کے چکر میں ، ان مہلک اغذیہ کو مستقل استعمال کئے سقم زدہوئے ڈاکٹروں کے پیچھے اپنی گاڑھی کمائی صرف کرر ہے ہوتے ہیں اللہ ہی سے دعا کہ وہ ہم اشرف المخلواقات انسانوں کو صحیح معنوں عقل وفہم ادراک بخشے ۔ وماالتوفیق الاباللہ ۔

از : ۔ نفتاش نائطی ۔ 966562677707

غزہ میں بھوک سنگین، اسرائیل جان بوجھ کر امداد روک رہا ہے: یو این عہدیدار

غزہ:۔اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے ترجمان فرحان حق نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ غزہ میں داخل ہونے والی امداد نہایت کم ہے اور موجودہ انسانی المیے کا سامنا کرنے کے لیے ناکافی ہے۔ایک پریس بریفنگ کے دوران انہوں نے کہا کہ جو کچھ بھی غزہ میں داخل ہو رہا ہے، وہ اس کی ضرورتوں کے نصف سے بھی کم ہے۔صورتحال یہ ہے کہ غزہ میں شدید درجے کی بھوک ہے، جو ہر لمحہ بڑھتی جا رہی ہے۔فرحان حق نے واضح کیا کہ اس بحران کی جڑ قابض اسرائیل کی وہ سخت اور بے رحم پالیسی ہے جس کے تحت وہ غزہ کے تمام زمینی راستوں اور چیک پوسٹوں پر مکمل قبضہ جمائے بیٹھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جن دو راستوں کے ذریعے اقوام متحدہ کو امداد پہنچانے کی اجازت دی گئی ہے، ان میں بھی تفتیش کی کارروائی نہایت پیچیدہ، طویل اور تاخیری حربوں سے بھرپور ہے۔ترجمان اقوام متحدہ نے زور دیا کہ ہمیں اس تقسیم کے نظام کی طرف واپس جانا ہوگا جو اقوام متحدہ خود سنبھالتی تھی۔غزہ میں امداد کے مؤثر، منظم اور محفوظ طریقے سے داخلے کے لیے یہ لازم ہے کہ وہی پرانی سڑکیں، وہی زمینی راستے اور وہی ٹرکوں کے ذریعے ترسیل دوبارہ بحال ہو۔قابض اسرائیل نے 2 مارچ سے

غزہ کے تمام زمینی راستے بند کر رکھے ہیں، جن کے ذریعے غذا، دوا، امدادی سامان اور ایندھن پہنچایا جاتا تھا۔اس غیر انسانی محاصرے نے غزہ کی پہلے ہی نازک انسانی صورتحال کو مزید بدترین بنا دیا ہے۔فرحان حق کے ان بیانات کے ساتھ ساتھ یہ حقیقت بھی ناقابل تردید ہے کہ امریکہ کی براہ راست سرپرستی میں قابض اسرائیلی فوج نے 7 اکتوبر سنہ 2023ء سے غزہ میں جو نسل کشی شروع کی، اس کے نتیجے میں اب تک 209 ہزار سے زائد فلسطینی شہید اور زخمی ہو چکے ہیں، جن میں اکثریت بچوں اور خواتین کی ہے۔اس کے علاوہ 9 ہزار سے زائد فلسطینی ابھی تک لاپتہ ہیں جن کا کچھ پتہ نہیں کہ وہ ملبے تلے دبے ہوئے ہیں یا اجتماعی قبروں میں دفن کر دیے گئے۔اقوام متحدہ کے یہ بیانات اس امر کا اعتراف ہیں کہ غزہ میں جاری نسل کشی اب کسی الزام یا دعوے کا مسئلہ نہیں رہی بلکہ ناقابل انکار حقیقت بن چکی ہے۔یہ نسل کشی صرف بمباری کے ذریعے نہیں، بلکہ بھوک، محاصرے اور طبی امداد کی بندش جیسے اذیت ناک ہتھکنڈوں کے ذریعے انجام دی جا رہی ہے۔مرکز اطلاعات فلسطین عالمی ضمیر، انسانی حقوق کی تنظیموں اور عرب و اسلامی دنیا سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس بھیانک جرم پر خاموشی ترک کریں اور فوری عملی اقدامات کے ذریعے غزہ کے محصور و مظلوم عوام کو ریلیف فراہم کریں اور قابض اسرائیل کو قانون کے کٹہرے میں لانے کے لیے بین الاقوامی عدالتی کارروائی کا آغاز کریں۔

صہیونیوں کی مذہبی اشتعال انگیزی جاری، سینکڑوں شرپسندوں کا مسجد اقصیٰ پر دھاوا

مقبوضہ بیت المقدس:۔اسرائیلی فوج کی سرپرستی میں درجنوں صہیونی آبادکاروں نے منگل کی صبح ایک بار پھر مسجد اقصیٰ پر دھاوا بول کر اس کے تقدس کو پامال کیا۔ یہ صہیونی گروہ تلمودی رسومات ادا کرتے ہوئے قبلہ اول کے صحن میں داخل ہوئے، جو نہ صرف مذہبی اشتعال انگیزی ہے بلکہ مسجد اقصیٰ کی مسلم حیثیت کو چیلنج کرنے کی مذموم سازش کا تسلسل ہے۔مقامی ذرائع نے مرکز اطلاعات فلسطین کو بتایا کہ ان گروہوں نے منظم انداز میں مسجد کے مشرقی حصے میں تلمودی رسومات ادا کیں۔ان کی پشت پر قابض اسرائیلی فوجی موجود تھے جو مسجد کے دروازوں پر سکیورٹی سخت کر کے عام فلسطینی شہریوں اور نمازیوں کو زدوکوب کرتے رہے اور انہیں مسجد میں داخل ہونے سے روکتے رہے۔ یہ سلسلہ اتوار کو اپنے عروج پر پہنچا، جب ایک دن میں چار ہزار سے زائد صہیونی آبادکاروں نے مسجد اقصیٰ کے صحن میں گھس کر نہ صرف تلمودی رسومات ادا کیں بلکہ یہ سب کچھ بنجمن نتین یاھو کی حکومت کے وزرا اور کنیسٹ کے ارکان کی سرپرستی میں انجام دیا گیا۔صبح کے وقت 3023 آبادکار مسجد میں داخل ہوئے۔اس شرانگیز اقدام کا جواز یہ گھڑا گیا کہ وہ اپنے خودساختہ مذہبی تہوار خراب ہیکل کی یاد منا رہے تھے۔ان اشتعال انگیز کارروائیوں کے

دوران صہیونی آبادکاروں نے باقاعدہ طور پر شال الطالیت اپنے کاندھوں پر رکھے اور تفلین نامی مذہبی علامتوں کو مسجد میں داخل کیا۔ یہ وہ علامتیں ہیں جو عام طور پر یہودی عبادت گاہوں میں رکھی جاتی ہیں، لیکن قابض فوج کی اجازت سے مسجد اقصیٰ میں لائی گئیں، جو مسجد کے مکمل یہودیانے کی خطرناک سازش کا آغاز ہو سکتا ہے۔ان واقعات کو صہیونیوں نے تاریخی کامیابی قرار دیا، جب کہ حقیقت میں یہ اسلام کے مقدس ترین مقامات میں سے ایک کی بے حرمتی ہے، جو مسلمانوں کے دلوں کو چیرنے والا منظر ہے۔ یہ سلسلہ یہیں ختم نہیں ہوا۔مسجد کے صحن میں اجتماعی طور پر مخطوطہ مراثی کی تلاوت کی گئی، قابض اسرائیلی پرچم لہرا کر تصاویر بنوائی گئیں اور مسجد کے اندر گانے، تالیاں، اور فرش پر لیٹنے جیسی تلمودی حرکات کی گئیں۔خواتین برائے ہیکل نامی صہیونی گروہ کی خواتین نے بھی مسجد کے اندر علانیہ عبادات کیں۔ یہ تمام اقدامات، مقدس مقام کی حرمت کو پامال کرنے کے مترادف ہیں، اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو شدید ٹھیس پہنچاتے ہیں۔اس صورتحال پر القدس کے علماء اور حریت پسندوں نے فوری ردعمل میں اہل القدس، مقبوضہ فلسطین کے باسیوں اور تمام مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ مسجد اقصیٰ میں جمع ہو کر اس کے تحفظ کے لیے پہرہ دیں۔ان کا کہنا تھا کہ مسجد اقصیٰ کو ان صہیونی سازشوں سے بچانے کے لیے ہر ممکن مزاحمت کرنا ہماری دینی اور قومی ذمہ داری ہے۔

کسی بھی غیر ملکی فریق کو جوہری تنصیبات تک رسائی نہیں دی جائے گی: ایران

تہران:۔ایرانی پارلیمنٹ کی قومی سلامتی کمیٹی کے سربراہ ابراہیم عزیزی نے کہا ہے کہ ایرانی شوریٰ کونسل کے منظور کردہ قوانین کے مطابق کسی بھی حالت میں کسی بھی بین الاقوامی ادارے کو ایران کی جوہری تنصیبات تک رسائی حاصل کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ابراہیم عزیزی نے نیوز ایجنسی تسنیم کو بتایا کہ اگلے ہفتے ایران کا دورہ کرنے والا بین الاقوامی جوہری توانائی ایجنسی کا وفد صرف ایرانی حکام اور ماہرین کے ساتھ تکنیکی اور پیشہ ورانہ بات چیت اور مشاورت کے لیے مجاز ہوگا۔انہوں نے ان افواہوں کی تردید کی کہ ایجنسی ایران کی جوہری تنصیبات کا معائنہ دوبارہ شروع کرے گی۔ابراہیم عزیزی نے مزید کہا کہ پارلیمنٹ کے منظور شدہ قوانین کسی بھی وفد یا غیر ملکی فریق کو جوہری تنصیبات میں داخل ہونے

سے مکمل طور پر روکتے ہیں۔اس وفد کو یا کسی اور کی طرف سے کسی بھی قسم کے معائنے کی اجازت نہیں ہے۔قومی سلامتی کمیٹی کے سربراہ نے زور دیا کہ یہ پابندیاں مستقل اور ناقابلِ تبدیلی ہیں اور ان کی مکمل پاسداری میں کوئی نرمی نہیں ہوگی۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ اس دورے کے حوالے سے ایرانی حکومت اور جوہری توانائی تنظیم کے پروگرام میں کسی بھی طرح سے ایسے مسائل پر بحث شامل نہیں ہے جن میں ایجنسی کے مطالبے کے مطابق تنصیبات تک رسائی یا معائنہ کا نفاذ بھی ہو۔ابراہیم عزیزی نے اپنے بیان کے آخر میں کہا کہ ایرانی فریق کی طرف سے پیش کیے گئے موضوعات مکمل طور پر اجازت شدہ تکنیکی تعاون کے فریم ورک کے اندر ہیں۔ان کا مقصد صرف تکنیکی آراء کا تبادلہ کرنا اور کچھ تکنیکی ابہام یا مسائل کو دور کرنا ہے۔

غزہ میں انسانی بحران سنگین: لوگ بھوک کے مارے دم توڑ رہے ہیں

غزہ:۔فلسطینی طبی ذرائع کے مطابق غزہ میں غذائی قلت اور خوراک کی شدید کمی کے باعث 5 افراد جان کی بازی ہار گئے، جب کہ علاقے میں انسانی بحران روز بروز شدت اختیار کرتا جا رہا ہے۔صحت سے متعلق دستیاب اعداد و شمار سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران ریکارڈ کی گئی یہ تمام اموات بالغ افراد میں ہوئیں۔اس طرح 7 اکتوبر 2023 کو غزہ کی جنگ کے آغاز سے اب تک بھوک اور غذائی قلت سے جاں بحق ہونے والوں کی مجموعی تعداد 180 ہو گئی ہے، جن میں 93 بچے شامل ہیں۔ یہ بات فلسطینی تخمینوں میں بتائی گئی۔تقریباً 24 لاکھ کی آبادی والی غزہ کی پٹی میں خوراک، پانی اور طبی سہولیات کا سنگین بحران جاری ہے، جب کہ مارچ کے اوائل سے سرحدی گزرگاہوں کی تقریباً مکمل بندش کے بعد انسانی امداد کی فراہمی پر سخت پابندیاں برقرار ہیں۔اقوام متحدہ کی ریلیف اینڈ ورکس ایجنسی انروا نے حال ہی میں خبردار کیا ہے کہ غزہ میں مارچ سے جون کے درمیان 5 سال سے کم عمر بچوں میں غذائی قلت کے کیسز دو گنا ہو چکے ہیں، جس کی بڑی وجہ رسد میں شدید کمی ہے۔عالمی ادارہ صحت نے بھی کہا ہے کہ غزہ شہر میں تقریباً ہر پانچ میں سے ایک بچہ شدید غذائی قلت کا شکار ہے، اور امداد کی راہ میں رکاوٹیں اور مسلسل محاصرہ صحت کی صورتِ حال کو مزید خراب کر رہے ہیں اور قیمتی جانوں کے ضیاع کا سبب بن رہے ہیں۔فلسطینی اعداد و شمار کے مطابق اسرائیل کی وسیع فوجی کارروائیوں کے نتیجے میں غزہ اس وقت اپنی تاریخ کے بدترین انسانی بحران کا سامنا کر رہا ہے۔اب تک 2 لاکھ 9 ہزار سے زائد افراد جاں بحق یا زخمی ہو چکے ہیں، ان میں بڑی تعداد خواتین اور بچوں کی ہے۔بین الاقوامی تنظیموں نے واضح کیا ہے کہ انسانی امداد کی سطح میں کمی اور بنیادی اشیائے ضرورت کی ترسیل پر عائد پابندیاں لاکھوں افراد کی جانوں کو خطرے میں ڈال رہی ہیں، جب کہ جنگ بندی اور محفوظ انسانی راہ داریوں کے قیام کے لیے بار بار اپیلیں کی جا رہی ہیں۔

غزہ منصوبے پر نتین یاہو اور فوج کے سربراہ کا اختلاف، ایال زامیر آپریشن کی لاگت پیش کریں گے

تل ابیب:۔اسرائیل میں تمام تر توجہ منگل کے روز کابینہ کے متوقع اجلاس پر مرکوز ہے، جہاں چیف آف اسٹاف ایال زامیر کیبنٹ کے سامنے غزہ میں طویل عرصے تک قیام کی لاگت سے متعلق تفصیلات فراہم کریں گے۔اسرائیلی اخبار یدیعوت آحرونوت کے مطابق باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ ایال زامیر غزہ میں کسی نئے زمینی آپریشن یا توسیعی منصوبے کے سخت مخالف ہیں اور اس موقف پر قائم ہیں۔ذرائع کے مطابق غزہ میں کسی شدید جنگی کارروائی کے نفاذ میں کئی ماہ لگ سکتے ہیں اور اس کے لیے کم از کم چھ مکمل بریگیڈز کو حماس کے مضبوط ٹھکانے والے علاقوں بالخصوص غزہ شہر کے مغربی حصے میں تعینات کرنا پڑے گا۔ یہ وہ علاقے ہیں جہاں اسرائیلی فوج نے گزشتہ ایک سال سے کوئی بڑی کارروائی نہیں کی۔ یہ تمام پیش رفت ایسے وقت میں ہو رہی ہے جب اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نتین یاہو نے غزہ میں ممکنہ طور پر ایک نیا اور وسیع فوجی آپریشن شروع کرنے کا عندیہ دیا ہے۔اسرائیلی چینل 12 کے مطابق نتین یاہو کے دفتر کے ایک اعلیٰ عہدے دار نے پیر کے روز انکشاف کیا کہ وزیر اعظم جنگ بندی اور قیدیوں کے تبادلے کی بالواسطہ بات چیت کے تعطل کے بعد۔غزہ پر مکمل قبضے اور حملے کی توسیع کے حامی ہیں۔نتین یاہو کے قریبی حلقوں سے تعلق رکھنے والے چند اعلیٰ حکام نے تصدیق کی ہے کہ اسرائیلی فوج

فلسطینی علاقے پر مکمل کنٹرول کی طرف بڑھ رہی ہے۔ان کا کہنا ہے کہ فیصلہ ہو چکا، ہم غزہ کے مکمل قبضے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔کارروائیاں ان علاقوں میں بھی ہوں گی جہاں قیدی رکھے گئے ہیں۔اگر اسرائیلی فوج کے سربراہ کو اس پر اعتراض ہے تو وہ استعفیٰ دے سکتے ہیں۔تاہم اسرائیلی اخبار معاریف نے دیگر ذرائع کے حوالے سے خبر دی ہے کہ نتین یاہو نے غزہ میں آپریشن جاری رکھنے کے حوالے سے کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا، اور بعض اطلاعات محض قیاس آرائیاں ہیں۔ یہ تمام خبریں ایسے وقت سامنے آئی ہیں جب اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ بندی اور قیدیوں کے تبادلے کی کوششیں مکمل طور پر تعطل کا شکار ہو چکی ہیں، دونوں فریق اپنی اپنی شرائط پر قائم ہیں۔ دوسری جانب غزہ کی پٹی، جہاں لگ بھگ 25 لاکھ افراد مقیم ہیں، ایک شدید انسانی بحران سے دوچار ہے۔اقوام متحدہ کے مطابق غزہ قحط کے دہانے پر کھڑا ہے، جب کہ اسرائیل نے اس ساحلی پٹی کی تمام سرحدی گزرگاہوں پر مکمل کنٹرول رکھا ہوا ہے اور گزشتہ کئی ماہ سے امداد کی فراہمی کو جزوی یا مکمل طور پر بند کیا ہوا ہے۔اگرچہ حالیہ دنوں میں کچھ عرب اور مغربی ممالک نے غزہ میں امداد کی فضائی ترسیل کا آغاز کیا ہے، تاہم بین الاقوامی تنظیموں کا کہنا ہے کہ فضائی طریقے سے امداد پہنچانا مہنگا اور غیر مؤثر ہے، کیونکہ اس طریقے سے اتنی مقدار میں سامان نہیں پہنچایا جا سکتا جتنا زمینی راستوں سے ممکن ہے

بیروت میں سکوت، حزب اللہ کے حامیوں کی رعب پھیلانے والی ریلیاں

بیروت:۔لبنان میں منگل کے روز متوقع کابینہ کے اجلاس میں ریاست کے سوا تمام مسلح گروہوں سے اسلحہ واپس لینے کی تجویز پر غور ہونا ہے۔اجلاس سے قبل عوامی سطح پر تشویش اور بے چینی کی فضا قائم ہے، اور کسی بھی ممکنہ ناخوش گوار واقعے کے اندیشے کے پیشِ نظر اضطراب پایا جاتا ہے۔اس دوران پیر کی شب حزب اللہ کے حامیوں نے مختلف علاقوں میں موٹر سائیکل ریلیاں نکالیں، جنہیں متعدد سیاست دانوں اور صحافیوں نے دھمکی اور انتباہ کے پیغام کے طور پر دیکھا۔اس کا مقصد ریاستی سطح پر حزب اللہ سے اسلحہ واپس لینے کی منظوری نہ دی جا سکے۔اسی حوالے سے صحافی طونی بولس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا کہ حزب اللہ کابینہ کے متوقع اجلاس سے قبل ایک خطرناک سکیورٹی اقدام کی تیاری کر رہی ہے، اجلاس میں اسلحہ واپس لینے کے طریقہ کار اور مدت کی منظوری دیے جانے کا امکان ہے۔اس بات کی بھی اطلاع ہے کہ مٹی سے بھرے ہوئے کچھ ٹرک کھڑے ہیں تاکہ سڑکیں بند کی جا سکیں۔سابق رکن پارلیمنٹ فارس سعید کا کہنا ہے کہ میڈیا میں پھیلائی جانے والی یہ دھمکیاں دراصل کابینہ اجلاس کو مؤخر کرنے کی کوشش ہے، جو اسلحے کے معاملے پر فیصلہ کرنے کے لیے بلایا گیا ہے۔رکن پارلیمنٹ ندیم الجمیل نے حزب اللہ کے حامیوں کی ریلیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ سکیورٹی اداروں کو فوراً اپنی ذمے داری نبھانی چاہیے۔سب

کو واضح پیغام مل جانا چاہیے۔اگر سکیورٹی ادارے ان دھمکیوں اور دباؤ کو روکنے کے لیے حرکت میں نہ آئے، تو پھر ردعمل میں عوام سڑکوں پر آئیں گے اور کوئی بھی خاموش تماشائی نہیں رہے گا۔ یہ مظاہرے ایسے وقت میں ہو رہے ہیں جب حزب اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ وہ اسرائیل کے جنوبی لبنان سے انخلا اور پانچ باقی رہنے والے متنازع مقامات کے حل سے قبل اپنے اسلحے کو ریاست کے سپرد کرنے پر نہ بات چیت کرے گی اور نہ اس پر عمل کرے گی۔ ادھر امریکا کی جانب سے بھی لبنان پر دباؤ بڑھایا جا رہا ہے۔ امریکی ایلچی ٹوم براک حالیہ مہینوں میں کئی بار لبنان کا دورہ کر چکے ہیں تاکہ اسلحے کو صرف ریاستی اداروں کے ہاتھ میں دینے کے منصوبے کو یقینی بنایا جا سکے۔یاد رہے کہ حزب اللہ نے گزشتہ سال اسرائیل کے ساتھ شدید جھڑپوں میں حصہ لیا تھا، جن میں اسے بھاری جانی نقصان اٹھانا پڑا۔ اس کے بعد یہ لڑائی امریکی ثالثی میں جنگ بندی کے معاہدے پر ختم ہوئی۔ یہ معاہدہ 27 نومبر 2024 سے نافذ العمل ہوا۔ اس کے تحت حزب اللہ کو دریائے لیتانی کے جنوب سے انخلا اور وہاں اپنی فوجی تنصیبات ختم کرنے کا پابند بنایا گیا، جبکہ لبنانی فوج اور اقوام متحدہ کی عارضی فورس (یونفیل) کی تعیناتی کو بڑھانے کا فیصلہ کیا گیا۔اسی معاہدے میں اسرائیل کے مکمل انخلا کی شق بھی شامل تھی، لیکن اسرائیلی افواج اب بھی جنوبی لبنان کے پانچ اہم تزویراتی مقامات پر موجود ہیں، جن سے وہ سرحد کے دونوں جانب نظر رکھ سکتی ہیں۔

بنگلہ دیش: ہجوم کے ہاتھوں ایک سال میں 637 افراد مارے گئے

ڈھاکہ:۔اگست 2024 میں بغاوت کے نتیجے میں وزیر اعظم شیخ حسینہ کے 15 سالہ اقتدار کے خاتمے کے بعد بنگلہ دیش میں جو سیاسی تبدیلی آئی، اس کے دوران ملک میں ہجوم کے ہاتھوں تشدد میں خطرناک حد تک اضافہ دیکھنے میں آیا۔اگست 2024 سے جولائی 2025 کے درمیان کم از کم 637 افراد (فہرست منسلک) ہجوم کے ہاتھوں مارے گئے، جن میں 41 پولیس افسران بھی شامل ہیں۔ یہ حالیہ تاریخ میں ماورائے عدالت قتل کی سب سے ہلاکت خیز لہر تھی۔اس کے مقابلے میں 2023 کے پورے سال میں، سابق حکومت کے دور میں، صرف 51 ہجوم قتل کے واقعات ریکارڈ ہوئے تھے۔یعنی 2023 کی نسبت ہجوم کے ہاتھوں قتل میں 12 گنا سے زیادہ اضافہ ہوا۔گلوبل سینٹر فار ڈیموکریٹک گورننس کی تازہ رپورٹ کے مطابق اگست 2024 سے جولائی 2025 کے دوران کم از کم 637 افراد ہجوم کے تشدد میں ہلاک ہوئے، جن میں 41 پولیس اہلکار بھی شامل ہیں۔ یہ اعداد و شمار 2023 کے مقابلے میں 12 گنا زیادہ ہیں، جب کل 51 ہلاکتیں رپورٹ ہوئی تھیں۔ یہ لہر اس سیاسی انتشار کے بعد شروع ہوئی جب 15 سال تک اقتدار میں رہنے والی وزیر اعظم شیخ حسینہ کو اگست 2024 میں عوامی بغاوت کے نتیجے میں عہدہ چھوڑنا پڑا۔ان کے بعد پیدا ہونے والا سیاسی خلا اور ریاستی اداروں کی کمزوری نے قانون کی عملداری کو شدید متاثر کیا، جس کے نتیجے میں شہریوں نے انصاف اپنے ہاتھ میں لینا شروع کر دیا۔رپورٹ میں بتایا گیا کہ جیسور کے دی ضبیر ہوٹل میں 4 اگست 2024 کو 24 افراد کو زندہ جلا دیا گیا، جب کہ 25 اگست کو نرائن گنج کے روپ گنج علاقے میں گاجی ٹائرز کے اندر 182 افراد کو نذرِ آتش کیا گیا۔بیشتر متاثرین کی شناخت اور تفصیلات منظر عام پر نہیں آ سکیں، جس کی بڑی وجہ سخت میڈیا سنسر شپ بتائی گئی ہے—میڈیا پر سخت سنسر شپ کی وجہ سے ہم تمام ہجوم قتل کے مکمل اعداد و شمار حاصل نہیں کر سکے۔ لہٰذا یہ فہرست نامکمل سمجھی جائے۔ یہ اچانک اضافہ قانون کی حکمرانی کے شدید زوال اور سیاسی عدم استحکام کے دوران ریاستی کنٹرول کی کمزوری کو ظاہر کرتا ہے۔ایک طویل المدتی حکومت کے خاتمے نے اقتدار کا خلا پیدا کر دیا اور عوام میں عدالتی نظام پر اعتماد متزلزل ہو گیا، جسے اب اکثر لوگ غیر موجود یا سیاسی ایجنڈوں کے تابع سمجھتے ہیں۔پولیس فورسز کے حد سے زیادہ دباؤ میں آنے، عدالتوں کے مفلوج ہونے، اور مقامی رہنماؤں کے نشانہ بننے یا روپوش ہونے کی وجہ سے عوام نے انصاف اپنے ہاتھ میں لینا شروع کر دیا۔عوامی مقامات، جو پہلے قانون کے تحت محفوظ سمجھے جاتے تھے، اب شک، افواہوں یا سیاسی انتقام کی بنیاد پر ہجوم کے قتل کے مراکز بن چکے ہیں۔اگرچہ کئی واقعات چوری یا ہراسانی کے الزامات سے شروع ہوئے، لیکن بڑی تعداد میں یہ تشدد سیاسی یا فرقہ وارانہ رنگ رکھتا تھا۔مقامی انسانی حقوق کی تنظیموں کے مطابق، اگست 2024 کے بعد سے ہجوم کے ہاتھوں مارے جانے والے 70 فیصد سے زائد افراد کا تعلق سابق حکمران جماعت عوامی لیگ یا اس کے طلبہ و مزدور ونگز سے تھا۔دیگر متاثرین میں اقلیتیں بھی شامل تھیں، خاص طور پر ہندو اور احمدی مسلمان، جن پر اکثر وائرل سوشل میڈیا پوسٹس کی بنیاد پر توہینِ مذہب یا سازش کا الزام لگایا گیا، جس کا کوئی ثبوت موجود نہ تھا۔ایک دل دہلا دینے والے واقعے میں 9 جولائی 2025 کو مٹفورڈ اسپتال کے باہر لال چند سہگ، ایک ہندو سماجی کارکن، کو عوام کے سامنے مار دیا گیا۔ان کی ہلاکت کو سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر لائیو اسٹریم کیا گیا، جس سے پورے ملک میں خوف اور غصے کی لہر دوڑ گئی۔اسمارٹ فون کے اس دور میں افواہیں سچ سے زیادہ تیزی سے پھیلتی ہیں۔سوشل میڈیا ایک دودھاری تلوار بن گیا ہے، جو ایک طرف تو ناانصافی کو بے نقاب کرتا ہے، مگر دوسری جانب نفرت اور گھبراہٹ کو بڑھانے کا ذریعہ بھی بن چکا ہے۔غلط معلومات اور اشتعال انگیز مواد نے ہجوم کو چند لمحوں میں جمع کر کے حملے پر آمادہ کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔چٹاگانگ میں ایک واقعے میں فیس بک پر ایک جھوٹی پوسٹ پھیلائی گئی، جس میں دعویٰ کیا گیا کہ ایک مقامی ہندو شخص نے قرآن کی بے حرمتی کی ہے۔اس افواہ کے نتیجے میں دو افراد مارے گئے اور کئی گھروں کو نذرِ آتش کر دیا گیا۔ بعد میں یہ پوسٹ جھوٹی ثابت ہوئی، مگر نقصان ہو چکا تھا۔عبوری حکومت، جس کی قیادت نوبیل انعام یافتہ محمد یونس کر رہے ہیں، نے اس قسم کے ہجوم کے تشدد کے خلاف سخت کارروائی کا عزم ظاہر کیا ہے۔حکام نے زیرو ٹالرنس پالیسی اپناتے ہوئے قانونی شعور اور کمیونٹی پولیسنگ کی قومی مہمات کا آغاز کیا ہے۔تاہم، عدالتی کارروائیاں انتہائی کم دیکھنے میں آئی ہیں۔ہجوم کے حملوں کے چند ہی واقعات میں گرفتاری ہوئی، اور ان میں سے بھی بہت کم مقدمات میں سزائیں دی گئیں۔تنقید کرنے والوں کا کہنا ہے کہ حکومت نے قانون کی بالادستی کے بجائے سیاسی استحکام پر توجہ دی ہے، اور سابق حکومت کے حامیوں کے صفایا کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ اس دوران عوامی اداروں پر اعتماد میں مزید کمی آئی ہے، جو اس تشدد کو روکنے کی حکومتی کوششوں کو ناکام بنا رہی ہے۔اعداد و شمار سے ہٹ کر، ہجوم کے تشدد میں اضافے نے بنگلہ دیش کے معاشرے میں گہرے نفسیاتی اثرات چھوڑے ہیں۔کئی محلوں میں خوف ایک معمول بن چکا ہے۔ والدین بچوں کو اکیلا باہر بھیجنے سے ہچکچاتے ہیں، اور دکاندار سیاسی باتوں پر آہستہ آواز میں گفتگو کرتے ہیں۔جنوبی ایشیائی نیٹ ورک برائے اکنامک ماڈلنگ کے ایک حالیہ سروے میں پایا گیا کہ 71 فیصد بنگلہ دیشی نوجوانوں کا ماننا ہے کہ ہجوم کے ذریعے تشدد اب عوامی زندگی کا معمول بن چکا ہے، جب کہ 47 فیصد نوجوانوں کو سیاسی بنیادوں پر نشانہ بنائے جانے کا خوف ہے۔

غزہ میں پانی کی آلودگی نے خطرناک بیماری کو جنم دے دیا، علاج میسر نہ ہونے پر قحط اور موت کا خطرہ

غزہ:۔غزہ میں فلسطینی وزارت صحت کے جنرل ڈائریکٹر ڈاکٹر منیر البرش نے خبردار کیا ہے کہ پانی کی آلودگی کے باعث ایک سنگین وائرس بیماری، جسے متلازمہ غیلان باریہ کہا جاتا ہے، تیزی سے پھیل رہی ہے اور اس کا علاج غزہ میں دستیاب نہیں۔ڈاکٹر البرش نے الجزیرہ نیوز سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ یہ وائرس اچانک جسمانی پٹھوں کو حرکت دینے کی صلاحیت ختم کر دیتا ہے۔ یہ مرض پہلے ٹانگوں کو متاثر کرتا ہے، پھر اوپر کی طرف بڑھتا ہے اور بچوں میں خاص طور پر زیادہ دیکھنے میں آ رہا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق غزہ میں اب تک 95 افراد اس مرض میں مبتلا ہو چکے ہیں جن میں 45 بچے شامل ہیں۔ متاثرہ افراد کو نیورولوجیکل ردعمل ختم ہونے، سانس لینے میں دشواری اور زندگی کو شدید خطرات لاحق ہو چکے ہیں۔وزارت صحت نے اعلان کیا کہ متلازمہ غیلان باریہ کے باعث تین افراد جاں بحق ہو چکے ہیں، جن کی موت غیر معمولی انفیکشن اور شدید غذائی قلت کی وجہ سے ہوئی۔وزارت صحت نے ایک بیان میں اس مرض کے پھیلاؤ پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ غزہ کی تباہ حال صحت کی سہولیات اور ادویات کی کمی اس بیماری کے پھیلاؤ کو روکنے میں رکاوٹ ہیں۔ڈاکٹر البرش نے کہا کہ وزارت صحت نے پہلے بھی اس بیماری کے پھیلاؤ کے بارے میں خبردار کیا تھا اور عالمی ادارہ صحت کو بھی مطلع کیا تھا، لیکن قابض اسرائیل کی درندگی کی وجہ سے لاکھوں فلسطینی یا تو بمباری میں مارے جا رہے ہیں یا امدادی مراکز میں قتل کیے جا رہے ہیں۔انہوں نے غزہ کے انسانی حالات کی سنگینی کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ غزہ کے لوگ محصور ہیں اور وہ

پورے علاقے کے صرف 18 فیصد حصے میں رہ رہے ہیں۔ہر چالیس ہزار افراد کو ایک کلومیٹر مربع میں سمو دیا گیا ہے جو بیماریوں کی تیزی سے افزائش کا باعث بن رہا ہے۔ڈاکٹر البرش نے کہا کہ بچوں میں متعدی امراض اور سانس کی بیماریاں عام ہو چکی ہیں، اور سنہ 2025ء میں 1116 کیسز میں بخار شوکیہ کی تشخیص ہوئی ہے۔بچوں کی حالت خاص طور پر تشویشناک ہے کیونکہ جنگ کے آغاز سے اب تک 18 ہزار سے زائد بچے شہید ہو چکے ہیں۔وزارت صحت کے سربراہ نے خبردار کیا کہ اگر موجودہ جنگ جاری رہی، غذائی قلت اور قابض اسرائیل کے خلاف بچوں کو دودھ کی فراہمی روکنے کے ظلم کو ختم نہ کیا گیا تو صورتحال مزید تباہ کن ہو جائے گی۔انہوں نے بتایا کہ غذائی قلت کی زد میں سب سے زیادہ کمزور طبقات، خصوصاً بچے اور معمر بیمار لوگ ہیں، جو فوری خطرے میں ہیں۔ڈاکٹر البرش نے کہا کہ اگر قابض اسرائیل نے ضروری اشیاء اور غذائی امداد کی آمد پر پابندی جاری رکھی تو غزہ قحط کی پانچویں سطح پر پہنچ جائے گا، جہاں مکمل بھوک کا راج ہوگا اور ہزاروں افراد، خاص طور پر معصوم بچے موت کے منہ میں چلے جائیں گے۔انہوں نے مزید کہا کہ سب سے پہلے بچے غذائی قلت کا شکار ہوں گے، پھر بڑی عمر کے افراد بھی کمزور اور بیمار ہو کر زندگی کی بازی ہار جائیں گے۔وزارت صحت نے مزید پانچ افراد کی موت کی تصدیق کی جو قحط اور غذائی قلت کا شکار تھے۔اس کے ساتھ ہی غزہ میں بھوک کے باعث ہلاک ہونے والوں کی تعداد 180 ہو گئی ہے، جن میں 93 بچے شامل ہیں۔ یہ انتہائی افسوسناک صورتحال اس عزم کی کھلی نفی ہے جو فلسطینیوں نے اپنی زمین، آزادی اور زندگی کے لیے کی ہے۔ قابض اسرائیل کی سفاکی، درندگی اور نسل کشی کی بدترین شکلیں انسانی المیے کو گہرا کر رہی ہیں۔ دنیا کو اب دیر نہیں کرنی چاہیے اور فلسطینیوں کی جان بچانے کے لیے فوری اور مؤثر قدم اٹھانا چاہیے۔

HOUSE FOR RENT
Newly Constructed Ground Flour 1 BHK with Solar, Parking and other basic facilities
Single Room with attached best for bachelor
Tank Mohalla, 6th cross Shimoga 577201
94481 27798

Job Vacancy - Shimoga
We are hiring for the following positions
Receptionist and Office Boy
Eligibility:Male or Female candidates can apply
Must have computer knowledge
Prior work experience preferred
Join one of the best tourist and parcel offices in Shimoga.
9448 127798

محمد نبیل حُسین (7 سال) بن محمد مدثر حُسین، ایم کے کے روڈ، شیموگہ

محمد ارہام (6 سال)
بن عبدالشفیق، الیاس نگر، شیموگہ

علینہ انعم (7 سال) بنت معین الدین شریف بی آئی، وادی ہدیٰ، شیموگہ

اعلان

ہر سال کی طرح امسال بھی روزنامہ آج کا انقلاب میں معصوم روزہ داروں کی تصاویر شائع کی جاتی ہیں جس کیلئے فی تصویر معصوم روزہ دار 100 کا ہدیہ ادا کرنا ہوگا۔ بچوں کی تصاویر کے ساتھ ساتھ مکمل نام اور پتہ بھیجیں۔ رقم اس نمبر پر ادا کریں۔۔ 9243317143

ہمپی کنڑا یونیورسٹی کے کانووکیشن میں رخسانہ فردوس خانم کو پی ایچ ڈی کی ڈگری عطا

ہمپی / شیموگہ: حال ہی میں منعقدہ ہمپی کنڑا یونیورسٹی کے کانووکیشن تقریب میں رخسانہ فردوس خانم کو پی ایچ ڈی کی ڈگری سے نوازا گیا۔ یہ اعزاز انہیں کرناٹک کے معزز گورنر تھاور چند گہلوت کے ہاتھوں عطا کیا گیا۔ رخسانہ فردوس شیموگہ ضلع وقف مشاورتی کمیٹی کے سابق صدر اور کے پی سی سی مائناریٹی شعبے کے سکریٹری حبیب اللہ بسونگڈی کی اہلیہ ہیں۔ اس پروقار تقریب میں ریاستی وزیر برائے اعلیٰ تعلیم سی یم سدھا کر، یونیورسٹی کے وائس چانسلر پراشیوامورتی اور دیگر معزز شخصیات بھی موجود تھیں۔ رخسانہ فردوس خانم، جو شیموگہ کے کستور باپری یونیورسٹی کالج میں کنڑا کی لکچرر کے طور پر خدمات انجام دے رہی ہیں، نے اپنا تحقیقی مقالہ ہمپی کنڑا یونیورسٹی کے شعبہ کنڑا کے ڈاکٹر کے۔ نارائن سوامی کی نگرانی میں مکمل کیا۔ ان کے مقالے کا موضوع کنڑا اردو دولسانی مطالعہ (شیموگہ کے پس منظر میں) تھا، جس پر انہیں پی ایچ ڈی کی ڈگری تفویض کی گئی۔ خصوصی طور پر قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ رخسانہ فردوس خانم کی مادری زبان اردو ہے، اس کے باوجود انہوں نے نہ صرف کنڑا زبان میں مہارت حاصل کی بلکہ اسی زبان میں اعلیٰ سطح کا تحقیقی مقالہ تحریر کر کے ایک مثالی کارنامہ انجام دیا۔ دو مختلف زبانوں اور ثقافتوں کے درمیان علمی پل قائم کرنا ان کی محنت، لگن اور تعلیمی صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ان کی یہ کامیابی اس بات کی روشن مثال ہے کہ محنت اور عزم کے ذریعے زبان کی کوئی رکاوٹ ترقی کی راہ میں حائل نہیں ہوسکتی۔ یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ رخسانہ فردوس خانم سابق شیموگہ ضلع وقف بورڈ کے چیئرمین حبیب اللہ کی اہلیہ ہیں۔ ان کی یہ نمایاں کامیابی نہ صرف ان کے خاندان بلکہ پورے شیموگہ علاقے کے لئے باعثِ فخر ہے۔

سوڈا اور کاڈا صدور کی میعاد میں توسیع: ڈی کے شیوکمار کی سفارش پر ریاستی حکومت کا حکم جاری

شیموگہ: کرناٹک میں شیموگہ اربن ڈیولپمنٹ اتھارٹی (سوڈا) اور بھدرا اچکٹو علاقہ ترقیاتی اتھارٹی (کاڈا) سمیت مختلف ترقیاتی اداروں کے صدور کی میعاد میں توسیع کر دی گئی ہے۔ جب یہ سمجھا جا رہا تھا کہ ان کی مدت ختم ہونے والی ہے، اسی دوران کرناٹک پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر اور نائب وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے ایک اور مدت کے لیے توسیع کی سفارش کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ کو خط لکھا، جس کے بعد حکومت نے باضابطہ حکم جاری کر دیا۔ ریاستی حکومت نے شیموگہ اربن ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے صدر ایچ ایس سندریش سمیت ریاست کے دس مختلف ترقیاتی اداروں کے صدور کی مدت میں توسیع کا اعلان کیا ہے۔ اسی طرح بھدرا اچکٹو علاقہ ترقیاتی اتھارٹی (کاڈا) کے صدر ڈاکٹر انشومنت گوڑا کی مدت میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ ریاستی کانگریس حکومت نے مختلف کارپوریشنوں، بورڈز اور ترقیاتی اداروں کے صدور کو دوسالہ مدت کے لیے مقرر کیا تھا، جس کی میعاد 28 فروری کو ختم ہو رہی تھی۔ 26 فروری کو ڈی کے شیوکمار نے وزیر اعلیٰ کو خط لکھ کر شیموگہ اربن ڈیولپمنٹ اتھارٹی، کاڈا اور دیگر اداروں کے صدور کی میعاد بڑھانے کی سفارش کی تھی۔ حکومت نے میسور، شیموگہ، بلاری، ہبلی دھارواڑ، منگلورو، بیدر، چترادرگا، چکابالاپور اور کرناٹک گریپ وائن بورڈ سمیت دس اداروں کے صدور کی مدت میں توسیع کا باضابطہ حکم جاری کر دیا ہے۔ اس فیصلے کو ریاستی سیاسی حلقوں میں اہم پیش رفت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

سکینڈ پی یو سی امتحانات کا آغاز، شیموگہ ضلع میں 41 مراکز قائم
ریاست بھر میں طلبہ کا جوش، وزیر اعلیٰ نے نیک تمناؤں کا اظہار کیا

شیموگہ: ریاست کرناٹک میں سکینڈ ایر پی یو سی کے سالانہ امتحانات کا آج سے باقاعدہ آغاز ہو گیا۔ امتحانی مراکز پر طلبہ مقررہ وقت سے پہلے ہی پہنچ گئے اور پُرجوش انداز میں امتحان میں شریک ہوئے۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ سدارامیا نے طلبہ کو نیک خواہشات پیش کرتے ہوئے ان کی کامیابی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے۔ شیموگہ ضلع کے سات تعلقوں میں مجموعی طور پر 41 امتحانی مراکز قائم کیے گئے ہیں۔ شیموگہ میں 17، بھدراوتی میں 6، تیرتھلی اور ہوسنگر میں تین تین، ساگر اور شکارپور میں پانچ پانچ جبکہ سورب میں دو مراکز پر امتحانات منعقد ہو رہے ہیں۔ اس سال ضلع بھر سے مجموعی طور پر 19,009 طلبہ امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ آج پہلا پرچہ پہلی زبان کنڑا کا تھا، جس میں 15,300 طلبہ نے شرکت کی۔ کل امیدواروں میں 7,188 لڑکے اور 10,567 لڑکیاں شامل ہیں۔ ان میں سے 17,755 ریگولر طلبہ، 871 ریپیٹر امیدوار اور 380 پرائیویٹ امیدوار امتحان دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ تین طلبہ نتائج میں بہتری کے لیے بھی امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ انتظامیہ کی جانب سے تمام امتحانی مراکز پر ضروری انتظامات کیے گئے ہیں تا کہ امتحانات پرامن اور شفاف طریقے سے منعقد ہوں۔

ہُلیکل گھاٹ میں نجی بس کو اچانک لگی آگ

شیموگہ: کرناٹک کے ہُلیکل گھاٹی علاقے میں ایک نجی بس میں اچانک آگ بھڑک اٹھی جس کے نتیجے میں پوری بس جل کر خاکستر ہوگئی۔ یہ بس کنداپور سے شیموگہ جا رہی تھی کہ راستے میں یہ افسوسناک واقعہ پیش آیا۔ اطلاعات کے مطابق دوپہر کے وقت سفر کے دوران پہلے بس کے انجن سے دھواں اٹھتا ہوا دیکھا گیا، جس کے بعد دیکھتے ہی دیکھتے آگ نے پوری بس کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ بس میں ڈرائیور اور کنڈکٹر سمیت تقریباً 30 مسافر سوار تھے۔ خوش قسمتی سے تمام مسافر بروقت بس سے باہر نکلنے میں کامیاب رہے اور کسی قسم کا جانی نقصان نہیں ہوا۔ مقامی افراد کے مطابق ابتدائی طور پر انجن میں خرابی کے باعث دھواں نکلا، جس کے بعد آگ تیزی سے پھیل گئی۔ آگ کے باعث بس مکمل طور پر جل کر تباہ ہوگئی۔ واقعہ شہری پولیس اسٹیشن کی حدود میں پیش آیا ہے اور پولیس نے معاملہ درج کر کے تحقیقات شروع کر دی ہیں۔

الیاس نگر کے قریب نوجوان پر ہتھیار سے حملہ

شیموگہ:۔ شہر کے الیاس نگر علاقے میں نعمت شادی محل کے قریب ایک نوجوان پر تلوار سے حملہ کرنے کا واقعہ پیش آیا ہے۔ یہ واقعہ کل دوپہر اس وقت پیش آیا جب متاثرہ نوجوان نماز ادا کرنے کے بعد وہاں سے گزر رہا تھا۔ اطلاع کے مطابق زخمی نوجوان اب خطرے سے باہر ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق ابراہیم نامی نوجوان نماز کے بعد شادی محل کے قریب پیدل جا رہا تھا کہ اسی دوران بائک پر سوار چار سے پانچ نوجوانوں نے اسے روک لیا۔ بتایا جاتا ہے کہ حملہ آوروں نے اس سے پوچھا کہ کیا وہ ان کے خلاف شکایت درج کرا رہا ہے۔ ابراہیم نے جواب دیا کہ اس نے کسی کے خلاف کوئی شکایت درج نہیں کرائی، پھر بھی اسے کیوں ہراساں کیا جا رہا ہے۔ اسی دوران مبینہ طور پر حملہ آوروں نے تیز دھار ہتھیار سے اس پر حملہ کر دیا، جس کے نتیجے میں وہ شدید زخمی ہو گیا اور خون میں لت پت ہو کر گر پڑا۔ بعد ازاں اسے طبی امداد فراہم کی گئی اور وہ اس وقت جان کے خطرے سے باہر بتایا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں دوڈاپیٹے پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس نے دستگیر، نہال، بچہ فیصل، وسیع اللہ اور دیگر کے خلاف شکایت درج کی ہے۔ ان میں سے ایک ملزم کو گرفتار کر لیا گیا ہے جبکہ دیگر کی تلاش جاری ہے۔ پولیس کے مطابق یہ واقعہ اظہر اور نہال کے درمیان سابقہ رنجش کا نتیجہ ہوسکتا ہے۔ اس سے قبل تنگا نگر پولیس اسٹیشن کی حدود میں دونوں گروہوں کے درمیان جھگڑا ہو چکا تھا۔ شبہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اسی تنازعے کے تسلسل میں ابراہیم پر حملہ کیا گیا۔ پولیس معاملے کی مزید تفتیش کر رہی ہے۔

فاروق احمد معاون معلم بھدراوتی کی تعلیمی خدمات سے سبکدوشی

بھدراوتی:۔ بروز ہفتہ مطابق 28 فروری 2026 کو فاروق احمد معاون معلم سرکاری اردو لویر پرائمری سکول آتی گندہ بھدراوتی اپنے اکتیس 31 سالہ اردو مدارس میں خدمات انجام دیکر سبکدوش ہونے پر انجمن محبان اردو بھدراوتی کی جانب سے اور محکمہ تعلیم کی جانب سے انہیں تہنیت پیش کرتے ہوئے انہیں مبارکباد پیش کی گئی۔ اس تہنیتی تقریب میں اردو ای سی او ڈاکٹر ذاکر حسین، امتیاز احمد، رحمت اللہ، اسلم شریف اور اسکول معاون معلمین اور مقامی لوگ اس جلسے میں شرکت کی۔

لڑکی کو چھیڑنے اور حملہ کرنے کا معاملہ:
10 افراد کو ایک سال قید اور جرمانہ

بھدراوتی: مندر جانے والی ایک نوجوان لڑکی کو چھیڑنے، ہراساں کرنے اور اس کے گھر میں گھس کر حملہ کرنے کے مقدمہ میں عدالت نے 10 ملزمین کو ایک سال قید اور جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ یہ واقعہ 8 مارچ 2019 کو ہولے ہونور پولیس اسٹیشن کی حدود میں واقع ہنچینا سدداپور گاؤں میں پیش آیا تھا۔ شکایت گزار ساکشی اہلاش شیوراتری تہوار کے موقع پر مندر جا رہی تھیں، اسی دوران ملزم رودریش اور دیگر افراد نے انہیں چھیڑا اور نازیبا الفاظ استعمال کیے۔ بعد ازاں شام کے وقت ملزمین نے گروہ کی صورت میں شکایت گزار کے گھر میں گھس کر گالی گلوج کی، انہیں پکڑ کر گھسیٹا اور لاتوں سے مارا پیٹا۔ شکایت کے مطابق ملزمین نے ساکشی کی والدہ جینتی، دادی اور بہن کے ساتھ بھی بدسلوکی کی، انہیں ہاتھ لگا کر گھسیٹا اور گھر کے باہر کھڑی اومنی گاڑی کا پچھلا شیشہ توڑ دیا۔ اس کے علاوہ گھر کے باہر نصب سی سی ٹی وی کیمرہ اکھاڑ دیا اور تقریباً تین ہزار روپے کا نقصان پہنچایا۔ جھگڑا چھڑانے آئے راجپا کو بھی ملزمین نے پکڑ کر تشدد کا نشانہ بنایا۔ ان کی دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی مروڑ کر توڑ دی گئی اور ڈنڈے سے سر پر وار کر کے زخمی کیا گیا۔ ملزمین نے انہیں گالیاں دیں اور جان سے مارنے کی دھمکی بھی دی۔ اس سلسلے میں ہولے ہونور پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ اس وقت کے تفتیشی افسر کرشنا نائک، اے ایس آئی نے تحقیقات مکمل کر کے عدالت میں فردِ جرم داخل کی تھی۔ مقدمہ کی سماعت اول درجہ اے سی جے اور جے ایم ایف سی عدالت بھدراوتی میں ہوئی، جہاں سرکاری وکیل تپیش راؤ نے حکومت کی جانب سے دلائل پیش کیے۔ عدالت میں الزامات ثابت ہونے پر معزز جج روی کماروی نے 26 فروری 2026 کو ملزمین رودریش، وشوا، شیو، گریش، ششی دھر، مدھو، شیکھرپا، راجپا، مالیکا اور ہریش کو ہر ایک کو ایک سال قید اور 8 ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی۔ اس کے علاوہ عدالت نے مجموعی طور پر 80 ہزار روپے متاثرین کو بطور معاوضہ ادا کرنے کا حکم بھی دیا۔ عدالتی فیصلے کو خواتین کے خلاف جرائم کے معاملے میں ایک اہم پیغام کے طور پر دیکھا جا رہا ہے کہ قانون ہاتھ میں لینے اور خواتین کو ہراساں کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔